



بلوچستان یا نی اس سیمی

کارروائی اجلاس منعقدہ ۲۵ جون ۱۹۸۶ء

صفحہ نمبر	مدد رجات	نمبر شمار
۱	آغاز کارروائی - تلاوت قرآن پاک و ترجمہ وقفو دسوالات۔	(۱)
۲	شان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -	(۲)
۳	قراردادیں -	(۳)
۴	(۱) حاجی عیین محمد نوئیز فی صاحب کی قرارداد نمبر ۲۳ پت نکل کی گئی خصوصی کیلئے کی روپورٹ پر غور و خوضن۔	(۱)
۵	(۱) قرارداد نمبر ۱۰ (منحاب سردار لواب خان ترین)	(۱)
۶	= ۵۴ (= ملک گلشن مان خان کاسی)	(۲)
۷	= ۵۵ (= فتح علی عمران)	(۳)
۸	= ۵۶ (= سردار میر چاکر خان ڈومکی)	(۴)

بِلْوَچِشَانِ بَانِیِ اُبَلِی

ڪانفٽ ڊاڪلٽس

اسے مبلى کا اجلاس بروز پنجشنبہ سورنگہ ۲۵ جون ۱۹۸۴ء
بوقتے دس بیکے صبح زیر صدارت ملکے سربراہ رضا خان کا کھڑک
اس پیکرے ہو باز اسے مبلى ہال کو رہہ میں منعقد ہوا۔

تلادت قرائتی پاک اور ترجمہ

۱۰

قاری سید حماد کاظمی

اعقوب بالله من الشیعیان السجیحین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ يَعُوْلُونَ اللَّهَ وَآتَاهُ طَبِيعَتِهِ وَاللَّهُ سُوْلَ / فَأَوْلَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ / فَإِنْ
قَاتَ عَلَيْهِمْ فِي دُشْرِقِ قَرْدَهْ وَفِي دُشْرِقِ قَرْدَهْ / إِلَيْهِ اللَّهُ / وَاللَّهُ سُوْلِ إِنْ كُلَّهُ / لَعْمَنُونَ يَا اللَّهُ /
وَالْمَوْسُمُ الدَّاهِرُ / ذَالِكَ خَصْرُ وَأَحْسَرُ تَأْفِيلَهُ / (بِهِ ٤٥)

اللہ کی اطاعت کر کر دو / اور رسول کی اطاعت کر کر دو / اور ان کی بھی جو قم میں صاحب حکومت ہیں / پھر اگر تم میں آپس میں کوئی تن زندہ ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف نہ ٹاک دیا کر کر دو / - اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر / یہ تھارے لئے بتھرے ہے اور انجام کے لحاظ سے غوش تر ہے -

وقہ سوالات

مسٹر اپیکر

اب وقہ سوالات ہے پہلا سوال یہ میر عبد الکریم نو شیر دانی صاحب کا ہے

بنگا ۶۰ میر عبد الکریم نو شیر دانی

کیا وزیر صحت ازناہ کرم فرمائی گے کہ -

(الف) ڈیرو مرادِ مجالی میں سرجیکل فری کمپ میں اس قدر رقم خرچ کی گئی ہے
 (ب) نہ کوڑہ فری سرجیکل کمپ میں کتنے مردینوں کو علاج کی ہوت اور دو ایساں مہیا کی گئی میں نیز
 فی مردینوں پر کتنا خرچ پایا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

مسٹر بشیر مسیح (پارلیامنٹ سیکریٹری)

(الف) ڈیرو مرادِ مجالی میں سرجیکل فری کمپ میں دولکہ روپے خرچ کئے گئے ہیں
 (ب) نہ کوڑہ فری سرجیکل کمپ میں سولہ نیزار (۱۶۰۰) مردینوں کو علاج دھا لجہ کا سہولتیں مہیا
 کی گئی ہیں اور ان میں مفت دو ایساں لفتم کی گئیں نیز آٹھ سو چھتر (۸۵) مردینوں کے مفت
 آپریشن بھی کئے گئے ہیں اور فی مردین پر بارہ روپے چکاس پیسے (۱۳۰.۵۰) خرچ پایا ہے۔

میر عبد اللہ کرم نو شیروانی -

(ضمنی سوال) خباب اپنے پیغمبر میں ہے معزز ساتھی ہے یہ پورا چونگا کہ دُبیر و
مراد بھائی میں سر جیکل فرنی کیمپ کے لئے دولالکھ رد پے رکھے گئے ہیں۔ بیکا حکومت
ہر ضلع کے لئے دولالکھ رد پے دے رہی ہے یا صرف ایکم پی اے فنڈوز سے
پسیے کاٹے جاتے ہیں

پاریجانی سیکرٹری صحت -

خباب والہ یہ پسیے حکومت اپنے فنڈوز سے دتیا تھا۔ ایکم پی اے فنڈوز سے
نہیں کاٹے جاتے تھے۔

میر عبد اللہ کرم نو شیروانی -

(ضمنی سوال) خباب اپنے پیغمبر صاحبِ حجّہ دلوں میں نے ایک درخواست دی تھی کہ
خاران میں سر جیکل فرنی کیمپ لگایا جائے ابھوں نے کہا کہ آپ پسیے دولالکھ رد پے جمع
کرائیں۔

پاریجانی سیکرٹری سیلیقٹر -

خباب ملا بس طرح حکومت دوسرے ضلعوں سے میں سر جیکل فرنی کیمپ
لگاتی ہے اسی طرح حکومت اپنے خرچ پر خاران میں بھی جلد ہی سر جیکل فرنی کیمپ لگائی

مسٹر اسپیکر۔

زیادہ تر رنگ خاراں میں ہی آپ وہاں میڈیکل سر جیکل فری کیمپ لگائیں۔

میر عبید الکریم نو شیرودانی۔

خباں پوالا یہ آپ کا فراغد لانہ نیفیل ہے وہاں پڑھو، کو سر جیکل فری کیمپ لگانا چاہیے۔ جہاں لوگ صدیوں سے یہ شہر جانتے کہ سر جیکل کیمپ کیا ہوتا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔

اس موقع پر میں وزیرِ اعلیٰ صاحب سے یہ کہونگا کہ خاراں میں سر جیکل فری کیمپ لگانا چاہیے۔

وزیرِ اعلیٰ۔

خباں پوالا! اگرہ معزز ممبر وہاں سر جیکل کیمپ کا انتظام فرمائیں تو باقی اخراجات حکومت برداشت کرے گی۔

میر عبید الکریم نو شیرودانی

خباں پوالا میں اس کے تیار ہوں اگر آپ فرمائیں گے تو میں اس کا انتظام کر دیں گا لیکن اس کے اخراجات حکومت یعنی کو برداشت کرنے پڑے گے۔

مسٹر اسپیکر۔

اگلہ سوال۔

۳۶۱۔ میر عبید الرحمن نو شیر وانی -

کیا وزیر صحت الہادہ کرم مطلع فرمانیں گے کہ -
۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء تک میڈیکل لائنس جاری کئے گئے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے

پارلیامنٹ سینکڑ طبعی صحت -

۱۹۸۵ء سے تک (نامہ ۹) میڈیکل لائنس جاری کئے گئے ہیں جن کی ضلع
وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے -

۱۹۸۶-۸۷ء اور میں	۱۹۸۵ء میں
۱، ہول سینز لائنس	۱، سوٹھ ۵ ہول سیل لائنس
۲، ریٹیلی =	۲، ریٹیلی =
۳، پشین ۴ ہول سینز لائنس	۳، پشین ۴ ہول سینز لائنس
- - -	- - -
۴، ہول سینز لائنس	۴، ہول سینز لائنس
۵، = = =	۵، = = =
۶، ترت ۶ ہول سینز لائنس	۶، ترت ۶ ہول سینز لائنس
۷، پچگور ۷ ہول سینز لائنس	۷، پچگور ۷ ہول سینز لائنس
- - -	- - -
۸، خفدار -	۸، خفدار -
۹، بونشکی -	۹، بونشکی -
۱۰، کچھ -	۱۰، کچھ -
۱۱، بھی ۱۱ ہول سینز لائنس	۱۱، بھی ۱۱ ہول سینز لائنس
۱۲، لفیر آباد ۱۲ = = =	۱۲، لفیر آباد ۱۲ = = =

سوار ڈیکھنے والے	۲	۳
بخار کو چھوڑنے والے	۱	۲
ہول سیل لائیں	۲	۳
سبیہ	۱	۲
کل	(۲۵+۲۶=۵۱)	۷۷

میر عبدالکریم نوشیروانی -

مشکلہ ۱۰ اگلا سوال

نمبر ۴۶۲، میر عبدالکریم نوشیروانی -

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

الف) صوبہ کے سول ہسپتال اور ڈسپنسریوں کو دوایکوں کے لئے کالا زکٹ فنڈ مختص کیا جاتا ہے۔
این ہر ڈسپنسری اور ہسپتال کو دوایکوں کے فنڈ کے علاوہ اور کون فنڈ دیا جاتا ہے تفصیل دی جائے۔

پارلیامنی سیکرٹری صحبت

صوبہ کے سول ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو دوایکوں کے لئے ہر سال مختلف قنڈ دیتے جاتے ہیں اور موجودہ مالی سال میں صوبہ کے سول ہسپتال اور ڈسپنسریوں کے لئے دوایکوں کا کالا زکٹ کو ڈاٹ کروڑ اسی نہ لے رہے کہ دیا گیا ہے ہر ضلع کو اسکی آبادی اور ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی تعداد کے مطابق ادویات کا کو ڈل قیمت کر دیا جاتا ہے اس کے علاوہ زکراتہ فنڈ کے بھی غریب مردینوں کو دوایکوں کے لئے امداد دی جاتی ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی

خباب دالا! میں میدے میں کے بارے میں اپنے معزز ساختی سے

ضمنی سوال کہ دلگا کہ فاران کا کو ڈپکلی مرتبہ خاص طور پر ناکافی تھا جب آپ نے دوائیں کا کوٹہ بڑھایا ہے تو میرا خیال ہے کہ فاران کا کو ڈپکلی بڑھا یا جائے تو میں ان کا مشکر ہونگا اگر وہ اس کی یقین دیافی بھی کر لیں۔

پارلیامنی سیکریٹری ہیلیٹھرے

جناب دالا اس مرتبہ آپ کا کوٹہ زیادہ رکھا جائے گا۔

مسٹر اقبال پیکرے۔

اگلا سوال مسٹر اقبال احمد خاں کھوسہ صاحب کا ہے۔

بنجہ ۵۰۰۔ مسٹر اقبال احمد خاں کھوسہ۔

کیا وزیر صحت اور اکرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۸۴-۸۵ اور ۱۹۸۶-۸۷ کے دوران ایم پی اے اسکیات کے ساتھ ساتھ ترقیاتی پروگرام کے تحت ضلع فیصلہ آباد میں کہاں بیک ہلیٹھے یونٹ قائم کئے گئے اور نیشنل بیک ہلیٹھے یونٹ میں کس قدر عمل اتعیالت کیا گیا ہے اور ان کو کتنی مقدار میں ادویات فراہم کی گئی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر صحت۔

سال ۱۹۸۴-۸۵ اور ۱۹۸۶-۸۷ کے دوران ایم پی اے اسکیم کے تحت ضلع فیصلہ آباد میں مندرجہ ذیل جگہوں پر بیک ہلیٹھے یونٹ بنائے گئے ہیں اور ہزاروں کے مطابق ان بیک ہلیٹھے یونٹ میں ادویات فراہم کردی گئی ہیں۔

میرفتح علی خان عمرانی ایم پی رائے، گوکھا اللہداد عمرانی میں بیکٹ ہلیتھیو
کا تقریر مکمل ہو چکا ہے۔ اساق لعینات کر دیا گیا ہے، اور ادعاات کی فراہم کردی گئی ہے۔

میر فتح علی خاں عمرانی ایم۔ پی۔ اے رونہ مہلیتہ نیٹر میر واد میں توسعہ کر دی
گئی ہے۔ آئندہ ماں سال سے اضافہ مقینات کرو یا جائیگا۔

میر عبد الرحمن جمالی سندھی - بیک سلیمان یونٹ غریب آباد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اسٹاف کو اپنائی جائے گی۔ اوریات بھی جلد فراہم کر دی جائے گی۔

اقبال احمد خان کھو سہ ایم۔ پر، اے گودھ اللہ یار فان کھو سہ میں بیک سلیمانی
کام مکمل پوچھا ہے اسٹاف کی تعیناتی کر دی گئی ہے اور اسٹاف باقاعدہ طور پر کام کر رہا ہے۔ ادھر
فرسہ کر دی گئی میں بیمی۔

بی خش کھو سہ ایم۔ پی۔ اے ر گ طہدا میں مندرانی میں بیک ہلیتھ یونٹ کی تغیر
کا ہام جلبہ مکمل ہونے والا ہے جس کے لئے اسٹاف کی متکری دعایا چکی ہے ۔ اس کے علاوہ
ایم۔ پی۔ اے اسکیم کے تحت فتح لیفڑ آیاد میں موجودہ مالی سال میں مندرجہ ذیل بھروسہ پر
بھی بیک ہلیتھ یونٹ نے یار پے ہیں ۔

- (۱) اقبال احمد کھوہ سایم پی اے گوئے بلور پور

(۲) میر نعیم خان کھوہ سایم پی اے ڈھرم نخشی کھوہ

(۳) علی باد جمالی

(۴) میر نعیم خان کھوہ سایم پی اے عبید الغز نیہ کھوہ

مسٹر اقبال احمد ک رکھو سہ

خبا ب والا ! میت نے جو سوال یہا ہے اس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پوری وہنا دست تھیں کی ہے اور میں نے تقضیات سے مہٹ کر بھی سوال کیا تھا کہ کون کرنے کی پارٹنر اسکیمیں نبی ہیں ؟ -

پارلیمانی سیکرٹری ہیلیٹھ -

خبا ب والا ! اس سلسہ میں معلومات مرکے آپکو بتلا دیا جائے گا۔

میر قفع علی عمرانی -

(ضمی سوال) خبا ب والا ! وہاں جواب دیا گیا ہے کو بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ داد جبکہ میں نے داد جبکہ بیک ہلیٹھ یونٹ کا دیاتھا اس کی تعقیر ہو چکی ہے اس طاف لعینات کر دیا جکیا ہے ادویات کی فراہم کردی گئی ہے - خبا ب والا ! یہ سراسر غلط جواب ہے وہاں کوئی بڑا اکٹھ ہے اور نہ ہما دیکھہ عملہ اور نہ ہما ادویات فراہم کی گئی ہے اور مہتپاں کوتالا لگا ہوا ہے -

پارلیمانی سیکرٹری صحت -

خبا ب والا ! سورجی یہ غلط پرنسٹ ہو گیا ہے - دراصل اس کا دوسرا جواب تھا یہ جواب دوسرتباہ ہو گیا ہے اس کا تفصیل جواب سوال نمبر ۵۲۸ میں ہے

مسٹر اقبال احمد ک رکھو سہ -

(ضمی سوال) خبا ب والا وہاں یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ نیادی سہلیق یونٹ کو

سالا نہ کتنی ادویات فرام کی جاتی ہیں ۔ ؟

مسٹر اسپیکر -

پارلیامنٹ سیکریٹری صاحب یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ آپ کے پاس جواب نہ ہو ۔

مسٹر اقبال احمد کھوںہ -

خباب اس سوال کو اپنے سیشن کے لئے رکھیں تو بہر سو گا ۔

پارلیامنٹ سیکریٹری میلتھ -

یہ ٹھیک ہے ۔ متعلقة وزیر صاحب کے آنے پر رکھ دیں ۔

مسٹر اسپیکر -

کسی اور دن کے لئے رکھ دیتے ہیں ۔

مسٹر اقبال احمد کھوںہ -

ٹھیک ہے ۔ خباب ہے ۔

مسٹر اسپیکر -

اگلا سوال ۔

بنو سهاد میرفتح علی خان عمرانی.

کیا یہ درست ہے کہ بیک ملیتو یونٹ گوکھہ میرداد محمد، فلمع لفیسر آباد کی بلڈنگ سال ۱۹۸۵ء کی
اسکم کے تحت تاریخی ہے لیکن ٹاف ت، حال جیسا نہیں کیا گیا۔

(ب) اگر میز و دالہ، کا جواب اثبات میں ہے تو تربیت یا فتحہ شاف کی کمی ہونے کی صورت میں اس اسکیم پر چھتی فنڈ خرچ کرنے کا کیا ضرورت تھی اور نہ کوڑہ جیکے ہلیقہ یونٹ میں شاف کیتے تک جیسا ہو سکے گا۔

وزیر کے صحت -

یہ درست ہے کہ بسیک ہلیوڈ یونٹ گوٹھ میر داد چمک خلیل الفیز بار کی عمارت ۱۹۸۵ء کے اسکیم کے تحت حال ہی میں تغیرت ہوئی ہے لیکن چوکر یہ عمارت حکومت کی منتظر شدہ لائن پلان یعنی نقشہ اور ڈیزائن کے مطابق تیار نہیں کی گئی ہے اس لیے حکومت نے اس کا اب تک چارچ ہنہیں بیا ہے اس لئے میں متعلقة حکومت یعنی EXECUTING AGENCY سے رجوع کیا گی جوہری یہ عمارت حکومت کی منتظر شدہ نقشہ اور ڈیزائن کے مطابق تیار ہو گی حکومت اسکو اپنے چارچ میں لے گی اس کے قوراً بعد اسٹاف کی تعیناتی اور ادویات کی فراہمی کردی جائیگی۔

میر قیح علی عمرانی -

(رضھنی سول، خباب والا؛ جیاں تک ڈینیاں کا تعلق ہے ہر ایکیم کو منظور کیا جاتا ہے تو پسیے رسیت کیجیے جاتے ہیں یہ ڈینیاں کے مطابق تیار نہیں ہو جائے اور یہ جو دب دیا جا رہا ہے کہ ادویات اور طراکھڑاں بھیج دیئے کچھ مہین اور کہتے ہیں کہ اب تک ہم تے چار جھ نہیں لیا ہے جیکہ ڈینیاں کے مطابق کام نہیں ہوا ہے۔

چاہتا ہوں کہ انہوں نے مجھے غلط الفارمیشن دی ۔

مسٹر اسپیکر -

اگر کوئی ذریرا پنے سوالات وجہ بات کے دن نہیں آنا چاہتا ہے تو اسے پہلے
ہے یا اپنے پارلیمانی سیکریٹری کو تباہ نیا چاہیے یا تاکہ اس کا پارلیمانی سیکریٹری میں
سوالات کے جوابات کی پوری تیاری کر کے آئے ۔ اس کے لئے میں یہ بھی گزارش
کروں گا کہ جو ذریرواہ صاحب نہ آنا چاہیں وہ اپنے پارلیمانی سیکریٹری کو ایک دن
پہلے مطلع کر دیں تاکہ وہ آجیلی میں تیار ہو سکے ۔

مسٹر ذوالفقہ علی ملکی -

جناب والا! جس دن متعلقہ ذریرہ موجود ہوں اس دن ان سوالات کے جواب
دوبارہ دیئے جائیں کیماں کی سمجھ میں کچھ ہیں آرہا کہ پارلیمانی سیکریٹری صاحب
کیا جواب دے رہے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر -

میرے خیال میں اب اگرلہ سوال پوچھا جائے ۔

بنگو ۵۲۴ میرفتح علی خان عمرانی

کیا ذریرہ صحت از راہ کرم مطلع فرمائیا گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دوسری ہیئتہ ناطر میرزا وہ مطلع تصریح آیاد کے لئے سال ۱۹۸۵/۸۶ کے لئے
ٹیک کی تجوہ کی مدد میں دولائکہ ستہ نہار رد پیے اور دوایوں کی خبر بدیکے مدینا ایک لاکھ پیس

لی گئی ہے اور حکمہ صحت کے پاس موجود ہے میر فتح علی عمرانی ایک پی اسے حاصل کے مشورے سے اب اس روکہ سہیق سنیٹر میر واہ پر مزید تعمیراتی کام کیا جائیگا۔ تین لاکھ روپے حکمہ منصوبہ بندی نے بیکار زد سنیٹر (ضلع سیجی) کے لئے بھی جاری کر دیتے ہیں اس روکہ سہیق سنیٹر میر واہ کے لئے مزید اسٹاف اور ادویات یکم جولائی ۱۹۸۷ سے فراہم کر دی جائیگی۔

میر فتح علی عمرانی -

خیاب اسپکٹر میں نے ۱۹۸۶-۸۵ء میں روکہ سہیق سنیٹر میر واہ کے لئے بیس لاکھ روپے دیئے رفاقت مکملہ نے اس کی بند بانٹے کر دی سندھ میں جیسے چوری ڈاک کے ہوتے ہیں پھر کوچھ جنگالے کرو اپس کر دیتے ہیں اس طرح میں نے جنگالے کے کرتپیہ کہا یا ہے پتہ کہتے پہ معلوم ہوا ہے کہ حکمہ صحت والوں نے اس رقم سے کچھ ادویات لے لیں کچھ علی کی تنخواہ ہوئی ہے جس کام کے لئے میں نے پیسے دیئے تھے اس پر خرچ نہیں کئے ابھی اسپکٹر طی سہیق نے میرے ساتھ فیصلہ کیا ہے کہ ہم رقم دا پس کر دیتے ہیں میا نے ان کو کہا کہ میں نے سہیق سنیٹر کی بیڈنگ کے لئے پیسے دیئے رفاقت آپ نے اس طرح کیاں تقدیم کر لئے ہیں۔ ذرا سائیں آپ اس کی تحقیقات کر دیں اور ہم کیا کریں ہم تو شروع سے چلاتے رہے ہیں کہ ہمیں سوالات کے غلط جواب باہت ملے ہیں۔ پہلے احلاس میں میں نے سوالات پیش کیے تھے۔ کیونکہ غلط جواب ملتے ہیں اگر ہمیں حال رہا تو ہم اسمبلی میں سوال نہیں پہنچیں گے۔

پارلیمانی سیکھر میری صحت۔

در اصل یہ کام لوگی گورنمنٹ کر دیا گیا ہے اس میں سوال ڈاکٹر کے نظرے
بنانے کا تھا اور لیٹیڈی ہلیوڈ نیز یہ طریقے کمرے بنانے اور چوکیڈار کے کمرے
بنانے کا تھا اور بنائے تھے پہلے ہی -

فتح علی عمرانی۔

اپنے پیکرے صاحب! یہ غلط تباریت ہے ہمیں کہ لوٹنے کو رنمنٹ کو کام دیا گیا تھا
یہ کام مکمل سی اینڈ ڈبیو کر رہا ہے -

سردار احمد کر شاہ کھتران۔

(روزی بلڈیاٹ)

جناب اپنے پیکرے! یہ ہماری گورنمنٹ ہے اس کا کام ہمارا کام ہے یہ لوگوں
گورنمنٹ کا کام ہو یا سی اینڈ ڈبیو کا جواب صحیح دینا چاہیے -

مسٹر اپنے پیکرے۔

چونکہ وزیر صحت غیر حاضر ہیں اس لئے -

پارلیمانی سیکھر میری صحت۔

جناب والابا! اگر مجھے اجازت ہوتی میں یہ عرفناک درخواست میرے مکملے مجھے
یہی بتایا ہے اگر انہوں نے جواب غلط دیا ہے تو میں ان کی طرف سے ایوان میں معافی

کو وہ اس کا صحیح جواب دے اور انہیں پورے طریقے سے بدلیں کہ ناچالیے
سینکڑہ میں صاحب ان کو یعنی وزیر اگر ہو تو وزیر کو یا پارلیامنی سینکڑہ می
کو صحیح اطلاعات فراہم کرے ۔ تاکہ وہ صحیح جواب دے سکیں ۔ آئندہ میں اس
امر کا خود جائزہ لوں گا کہ آئندہ جو بھی اسمبلی میں جواب دیا جائے ۔ ہا کہ کسی میر
کا استحقاق مجرد حنہ ہو ۔ (تالیف)

مسئہ ذوالفقاری ملکی مکسی ۔

اگر پارلیامنی سینکڑہ پیری کا نے جواب دنیا ہو تو وہ اپنے سینکڑہ میں صاحب سے
کہیں کہ وہ ان کو صحیح جواب تیار کر دیں ان کو سمجھا دیں اور اب ان کو آخری وقت
میں کیا پتا ہے کہ لیکے جواب دنیا ہے پہلے سے تیار ہو کر آیا کریں ۔

مسئلہ پیکرہ ۔

اس مسئلے کے متعلق قائد الیان نے بھی یقین دہانی کھادی ہے کہ آئندہ
وزیر ارجمندان کو سوالات کے جواب دینے کے لئے تیار ہو کر آنا پڑے گا جب کوئی
وزیر بجا رہی یا کسی اور مصروفیت کی وجہ سے نہ آ سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے
پارلیامنی سینکڑہ کو پہلے تباہ دے تاکہ وہ روشن پہلے اپنا جواب تیار کر لے
اور تیار ہو کر آئے اسمبلی میں صحیح جواب دے سکے اس طرح سے کو صحیح جواب
مل سکیں ۔ اور ان کا استحقاق مجرد حنہ ہو ۔

مسئلہ پیکرہ ۔

اگلا سوال ۔

ہزار روپے رکھنے کے لئے
رب کیا یہ بھی درست ہے کہ ذکرہ سینٹر میں تاحال نہ شاف لقیناٹ کیا گیا ہے اور نہ ہے
دوا یا خرید ہاگی کی ہے۔

(ج) آگرہ جزیرہ (الف) (د) کا جواب اثبات ہے ہے تو ایک سال سے تاکہ عرضہ گزرنے کے باوجود
شاف کی تنخوا ہوں اور دوائیوں کی خرید کی مدد میں رکھنے کے قابل کو استعمال میں تلا نہیز
شاف کی لقیناٹ اور دوا یا خرید کی وجہ بات کیا ہے۔

پارلیمنٹی سیکھی طریقہ صحت -

یہ درست ہے کہ رولر سلیٹھ سینٹر میرواہ ضلع لفیر رہ بار کی اسٹاف
کی تنخواہ کی مدد میں دولاطہ سترہ ہزار روپے رکھنے کے لئے سال ۱۹۸۵-۸۶ء
میں میرفتح علی عمران ایم پی اے صاحب نے اپنے ایم پی اے فنڈ میں سے
میں لاکھ روپے رولر سلیٹھ سینٹر میرواہ کی ترسیع کے لئے تحصیل کئے تھے
محکمہ تعییرات نے بارہ لاکھ تینسیز ہزار /... بیم، ۱۲، روپے کی خرزہ سے اسکی^۱
تعییر کا کام مکمل کیا اور یا تی چار لاکھ سڑ سو ہزار /... ۷ دسم روپے کا رقم جو کہ
تعییراتی کام سے زادہ تھا اس طرح تقیم کر دی گئی
۱- اسٹاف کی تنخواہ کی مدد میں دولاطہ سترہ ہزار روپے
۲- ادویات کے لئے ۳- ایک لاکھ پچاس ہزار روپے
۳- ضروری سامان اور کالات وغیرہ کے لئے ایک لاکھ روپے

کل رقم چار لاکھ سڑ سو ہزار روپے
چونکہ بات ایم پی اے صاحب کے علم میں نہیں تھی بعد میں اسکی نشان دہی کر دی
گئی یہ ایک غلطی تھی اسلئے وہ رقم یعنی چار لاکھ سٹھہ ہزار روپے اب واپس لے

۱۰، ضلع تقدارت	۶۲۵.../-
۱۱، ضلع خندرار	۶۲۵.../-
۱۲، ضلع نوشکه	۶۲۵.../-
۱۳، ضلع خاران	۶۲۵.../-
۱۴، ضلع کچی	۶۲۵.../-
۱۵، ضلع تریت	-۶۲۵.../- روپیہ
۱۶، ضلع گواردر	-۶۲۵.../-
۱۷، ضلع چیگور	-۶۲۵.../-
۱۸، ضلع سبیدی	-۶۲۵.../-
<hr/>	
توُلی : -۶۲۵.../- روپیہ	

۱۹۸۴/۸۷

۱، ہلپر آف ہسپال کوئٹہ	-۶۱۰.../-
۲، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپال بیہو	-۲۶۰.../-
۳، ضلع کوئٹہ	-۱۱۰.../-
۴، ضلع پشین	-۳۰۰.../-
۵، ضلع بورولائی	-۱۱۰.../-
۶، ضلع شوہر	-۳۶۰.../-
۷، ضلع سیبی	-۱۱۰.../-
۸، ضلع کوھندر	-۲۴۵.../-
۹، ضلع ڈیرہ گنڈی	-۲۲۵.../-
۱۰، ضلع نصیر آباد	-۳۳۵.../-
۱۱، ضلع تلاٹ	-۳۳۵.../-

پارلیمانی سیکنرڈی صحت۔

خباب والا! پسلے کچھ علطی ہو گئی ہے لیکن اب انہوں نے پیسے واپس لئے
مہیں اور اب یہی نئے محکمہ سے بات کی ہے
ان کی ہدایت کے مطابق خربج کئے جائیں گے۔

میر قتح علی عمرانی۔

خباب اسپیکر صاحب اگر مٹر لشیز مسیح کو جواب نہیں دینے آتے ہیے
تو وہ یہوں تکلیف کرتے ہیں کہ اور کے ذمے لگادیں۔ تاکہ وہ ہمیں صحیح جواب دے
سکیں۔

مسٹر اسپیکر۔

ٹھیک ہے۔ صحیح جواب دیے جائیں گے۔

پارلیمانی سیکنرڈی برائے صحت۔

خباب والا! پسلے کچھ علطی ہو گئی ہے جو اب پرنسٹ ہو گیا تھا۔ تو پھر اس ایکم کے متعلق
یعنی اطلاعات میں جو میرے پاس ہیں۔ ان کو صحیح جواب دیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ۔

جب کوئی اسیبلی میں سوال پوچھا جاتا ہے تو متعلقہ محکمہ کے سیکنرڈی کو چاہیے

میر فتح علی عمرانی ۔

جناب والا! شیشم کی لکھڑی کی زندگی بیس سال سے کم نہیں ہوتی ہے
یہ فریضہ جو ہمیں دیا گیا ہے۔ میں نے خود لکھا ہے وہ جاتے جاتے ٹوٹ گیا ہے
ہے اور شیشم کی لکھڑی سرنگ ہوتی ہے بغیر پاشا بھی نظر نہ تھا ہے۔ آپ
اس معاملے میں انکو اگر کروائیں۔ کہ کس قسم کافر فریضہ بھیجا ہے۔

پارلیجمنی سینکڑہ طریقہ صحت ۔

یہ اب پتہ نہیں ہے کہ کس قسم کے
لکھڑی ہے یہ شیشم کی لکھڑی ہے یا کیکنہ کی لکھڑی ہے اس کی انکوئی کمی جائے گی

وزرعیلی ۔

خود ممبر صاحب بھا اپنے علاقے کی انسپکشن ٹیم کے ممبر ہیں وہ اگر صحنتے میں ای کسی
قتسم کی دھاند لی ہوئی ہے یعنی اگر صحیح لکھڑی استعمال نہیں ہوئی ہے وہ اس
کی نقشیں کر کر کے ہمیں روپرٹ ارسال کریں جہاں کہیں بھا دھاند لی ہوئی ہے وہ بتائیں
ایسے اشخاص کے خلاف کارروائی لکھ جائے گی۔

میر فتح علی عمرانی ۔

میں ایوان میں واضع تباریا ہوں کہ کس قسم کی لکھڑی استعمال ہوئی ہے اور کیسے تباول؟
یہ لکھڑی ڈسرو مراد جمالی تک پہنچنے میں ٹوٹ گئی ہے۔

پنج۔ ۵۳۲، میرفتح علی خان عمران

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۵ء میں کس قدر رقم صوبہ کے مختلف ہبپتاں کے لئے فرنچ خریدنے کے لئے مختص کی گئی ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز مختلف فرنچ کے آئندھوں ہبپتاں کے لئے خرید سے جا پہنچنے والی ان کی آئندھی و ائمہ قیمت تکمیل کی لذعیت اور ان کی پائیہ ادائی کے متعلق کوئی کسارت دی جاسکتی ہے۔

وزیر صحت۔

ماں سال ۱۹۸۵ء میں مبلغ چار لاکھ اکادن ہزار روپے (۴۰۰۰۰۰ روپے) اور ماں سال ۱۹۸۶ء میں مبلغ پانچ لاکھ چھوپین ہزار روپے (۵۵۰۰۰۰ روپے) صوبہ کے مختلف ہبپتاں کے لئے فرنچ خریدنے کے لئے مختص کی گئی ہیں جن کی ضلع وار تفصیل مذکور ہے ذیل ہے۔

سال ۱۹۸۵-۸۶

۱، ہبپتائی ہبپتائی کوٹھ - / ۱۶۰۰۰ روپے
۲، ڈسٹرکٹ ٹیکٹ کوٹھ ہبپتائی بی - / ۱۰۰۰۰ روپے
۳، ضلع کوٹھ = ۲۵۰۰۰/-
۴، ضلع پشین = ۲۵۰۰۰/-
۵، ضلع لووالہ = ۲۵۰۰۰/-
۶، ضلع شوہر = ۲۵۰۰۰/-
۷، ضلع بیسی = ۲۵۰۰۰/-
۸، ضلع کوھلو = ۲۵۰۰۰/-
۹، ضلع ڈیرہ بجھٹا = ۲۵۰۰۰/-
۱۰، ضلع نصیر آبد = ۲۵۰۰۰/-

کیدت کا بیج مستونگ میں بوجپستان کے مقامی باشندوں کا کوئی کس قدر بے تفصیل دکا جائے۔

بیس پر عالمہ آنھا وزیر تقسیم -

کیدت کا بیج مستونگ میں مل ۶ ششیں ہیں جن کی ضلع وار تقسیم درج ذیل ہے

کوٹہ -	۳
ثوب -	۴
سی -	۳
پین -	۴
ورالانہ -	۵
کوہراپنی -	۶
کچھی -	۷
فیروزبار -	۸
چافن -	۹
ڈیرہ بکھی -	۱۰
قلادنک -	۱۱
خضدار -	۱۲
سبیلہ -	۱۳
گوار -	۱۴
شاران -	۱۵
چمکر -	۱۶
ترٹہ -	۱۷
بیل گوبالہ ششیں -	۱۸
مرکزی حکومت -	۱۹
کل	۷۰

۱۱	- ۱۱۹۰۰/-	ضلع خضدار
۱۲	- ۲۳۵۰۰/-	ضلع نوشکی
۱۳	- ۴۶۵۰۰/-	ضلع خاران
۱۴	- ۳۳۵۰۰/-	ضلع کچھر
۱۵	- ۱۱۸۰۰/-	ضلع تربت
۱۶	- ۲۶۵۰۰/-	ضلع کوادر
۱۷	- ۲۶۵۰۰/-	ضلع پنجگہر
۱۸	- ۳۳۰۰۰/-	ضلع سبیلہ
۱۹	- ۲۶۰۰۰/-	ڈسٹرکٹ بیدی کوارٹر میتال تربت
۲۰	- ۲۶۰۰۰/-	ڈسٹرکٹ بیدی کوارٹر میتال نورانی
۲۱	- ۲۶۰۰۰/-	ڈسٹرکٹ بیدی کوارٹر میتال خقدار
<u>ٹوٹلے - ۵۵۶۰۰/-</u>		

چونکہ فیضخ وغیرہ شیش کی لکھڑی کی خریبی جاتی ہے اس نئیم زکم آؤ یا دس سال تک اس کی گاڑی دی جاسکتی ہے۔

لواب خان ترین -

(صفنی سوال) حناب والاب سب میتالوں کے لئے پچیس ہزار روپے رکھے کئے، ہیں ضلع سبی کے لئے کتنا رکھے کئے جیں۔

پارلیامنی سیکرٹری صحت -
پچیس ہزار روپے رکھے کئے ہیں۔

مجھے تباہی نچھے لکھا ہوا ہے بین الصوبائی چھوٹیں اسکی وضاحت کریں ۔

لقلہم وزیرِ میہم

خدا ہے اسپیکر! بلوچستان کے بیچ دوسرے صوبوں کے کٹیڈٹ کا بھوں میں جاتے ہیں اسلے دیگر صوبوں کے بھوں کے لئے یہاں سیٹیں رکھی گئی ہیں۔ میں سمجھتے ہوں وہ ہم پر حق رکھتے ہیں اگر ہم انکے لئے یہاں سیٹ نہیں رکھیں گے تو وہ ظاہر ہے کہ ہمارے بھوں کو دیاں نہیں چھوڑ دیں گے۔ اسے بین الصوبائی رشتہ داری کے پالیسیاں رکھی گئی ہے جس کے تحت پنجاب بندھ اور سرحد صوبوں کے لئے دو دو رشتہ داری کی گئی ہے ۔

ہمسٹر اپنیکر -

آپ نے سوال کامیاب ہنسی دیا آپ ذرا سینی سوال یہ ہے ۔ کہ کٹیڈٹ کا بیچ ستر بیگ میں بلوچستان مخالف باشندوں کا کورٹ کی قدر ہے تقسیل دیا گئے ۔ جبکہ آپ نے تباہی کے فرع وارکوٹ یہ ہے وہ کہتے ہیں کہ مقاومی باشندوں کا کورٹ کتنا ہے ۔

وزیرِ اعلیٰ -

خدا ہے والا! معزز رکن جوانقارمیشن چاہتے ہیں وہ حاصل کر کے تباہی جائیگی ۔ اور ایون کو بھی اسکی اصلاح دیں گے ۔

پاریمانی سیکرٹری برائے صحت -

میں معزز ممبر کو لقین دلاتا ہوں اس پیزیر کی ملکہ میں انکوئری کی جائے گی اگر غلط
کلکٹری استعمال کی گئی ہے تو اس کی چھان بیس کی جائے گی ۔

مسٹر اپیکر -

جب آپ ایوان میں یہ تسلیم کر رہے ہیں تو آپ اس کی انکوئری شروع کرائیں
کہ کیوں ایسا ہوا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ ایم پی اے لکھے اور آپ
کارروائی کریں یہ بات ہے کہ کلکٹری ناقص استعمال ہوئی ہے آپ اس پیزیر
کو دیکھیں آپ کے لفڑی میں یہ بات آگئی ہے آپ اس معاملہ میں انکوئری
کریں اور ممبر صاحب کو مطلع کریں جس کی روپرط ایوان میں بھجو چیخیا ۔

پاریمانی سیکرٹری برائے ہیلپر -

میں اپنے ملکے کو کہوں گا کہ وہ اس کی انکوئری کریں اور اس کارروائی کی نقل
 membr صاحب کو بھادیں ۔

مسٹر اپیکر -

اگلا سوال ۔

بنڈ. ۳۸۳، میر عبدالکریم نو شیرودی ۔

کیا وزیر قائم اور راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

نہیں پڑتی -

مسٹر رجن داس بگھٹی -

(ضمن سوال) خباب اسپیکر جیسا کہ جواب میں وضاحت ہے ہم نام دیکھتے میں کہ اصل میں کہیں چار کہیں پانچ سیٹیں دیکھو میں اسکی کیا وجہ ہے -

مسٹر اسپیکر -

میرے خیال میں یہ آبادی کے تناوب سے دیکھا ہے

مسٹر رجن داس بگھٹی -

جباب والا بعض ایسے مخصوص قسم کے افلاع ہیں جنکی آبادی کم ہے لیکن اٹ کی سیٹیں زیادہ ہیں مثلاً آپ ڈیرو بگھٹی کی آبادی تباہ کر دیں

وزیرِ اسلام -

جباب والا مجھ سے یہاں سے ڈیرو بگھٹی کی آبادی نہیں پوچھی گئی اس کے لئے آپ نیا سوال کریں -

مسٹر رجن داس بگھٹی -

میں اس چیز کی وضاحت چاہتا ہوں کہ ڈیرو بگھٹی - گوادر کو بلوکہ ایکے

میر عبید الرحمن نوشیروانی -

(ضمنی سوال) خباب اسپیکر! میں منظر تعلیم سے ایک گنارش کر دیگا کہ کیا وہ تلا سختی پئی کہ ان میں کتنے ڈو میساٹ اور کتنے لوکل مہیں؟ -

مسٹر اسپیکر -

اپکا یہ سوال لوکل یا ڈو میساٹ سے متعلق ہے اس سوال سے متعلق ضمنی سوال کر سکتے ہیں آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ خاران کی آبادی کتنی ہے آیا اس کی سیٹیں کم ہے یا زیادہ ہیں۔

لعلہ میں بس پری گل افہا

معزز رکن میرے ساتھی ہیں یہ میر فرض اور کام ہے کہ انکے سوال کا جواب دوں۔ ابھر کشن میں لوکل اور ڈو میساٹ ہیں دیکھا جاتا ہے صرف میرٹ کی بنیاد پر داخلہ دیا جاتا ہے۔

میر عبید الرحمن نوشیروانی -

خباب! اگر میرٹ کو دیکھیں تو دیبات میں تعلیم کم ہے جبکہ کوتہ میں طیشن بھما پڑھائی جاتی ہے اور تعلیم بہتر ہے جبکہ دیگر اہملاع میں الیں ہیں میعا سمجھتا ہوں یہ دیبات کے لوگوں کی حق تلقی ہے۔ میں چاہتا ہوں لوکل اور ڈو میساٹ کی تعداد

مہر سپیکر -

اگلے سوراخ دریافت کریں۔ یہ بھی میر عبدالکریم نو شیر وافی صاحب کا ہے ۔

نمبر ۱۶۔ میر عبدالکریم نو شیر وافی۔

یہ دوسری تسلیم از راه کرم مطلع فرمائی گئے کہ ۔
بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سینڈری ایجوکیشن کے چیزیں مسٹر عزیز لودھی سیکر ٹری منصو
الله۔ الفارسی پر چیزیں افسوس چوہدری رشید اور کنزٹرولر رضا بروچ کے خلاف ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپے
کے غبن کیس میں کس حد تک تحقیقات کی گئی اور اب تک کیا پیش رفت ہوئی ہے ۔
اب، کیا ان افسوس کو دوران تحقیق معطل کیا گیا اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ افسوس کتنے ۶ سے
کے لئے معطل رہے ۔

فرمایہ تعلیم۔

خپیڈھلائے ملنے پر سکھ ائمہ کریش نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ، اینڈ سینڈری ایجوکیشن بریٹان
کے افسران کے خلاف تحقیقات کیں اور سوائی ائمہ کریش کو نسل کے اجلاس منعقدہ ۲۴ اکتوبر
۱۹۸۶ء میں اپنی رپورٹ پیش کی کوئی نیصد کیا کہ اس کیس کی حکماۃ ملود پر تحقیق کی جائے
چنانچہ محاکمے نے ڈائریکٹر تعلیمات کا بیز بوجہستان کو انکواہری افسوس مقرر کیا ہے جنہوں نے
مہینہ پر عنوانیوں کے ساتھ میں تحقیقات شروع کر دی ہے جو شیخ وہ اپنے رپورٹ مسک کر کریش
کریں گے ۔ اسی مدت میں شروع نہ ہوں گے میں اسی میں رائی جائز
وہ رہا، تحقیق افسران کو معطل نہیں کیا گیا گیا۔

آغا عبدالطاهر۔

خیاب اسپیکر دروان تحقیقات افسران کو معطل نہیں کیا گیا کیوں؟ کیا جی ڈی

اے والوں نے زیادہ کوشش کی تھی کہ ان کو م uphol کر کے محکما نہ تحقیقات کرائی جائی
ہے اور یہ بڑے بزرگ ہیں کہ انہیں م uphol نہیں کیا گیا ہے۔ کیا یہ انکو امری پر
اثرا نداز نہیں ہو سکتے۔

وزیر قلم

خباں والا! جب تک کسی ملزم پر کوئی جرم ثابت نہیں ہوتا ہیں اتنا اختیار نہیں ہے
کہ ہم اسے م uphol کریں جب اس کا جرم ثابت ہو تو ظاہر ہے کہ وہ م uphol ہو گا
ابھا جرم ثابت ہی نہیں ہو رہا ہے اس کی انکو امری ہو رہی ہے اسے کیسے
م uphol کر سکتے۔ آخوند خباں والا وہ ۱۹ اور ۲۰ گھر یہ کافی ہے مذاق تو نہیں
ہے اور ایسی بات بھی نہیں ہے کہ وہ کوئی کام اٹھ جو کہ میں اسے نکال دوں
کم سے کم مجھے یا محکمہ کو ایک ثبوت بھائی مل جائے۔ تو ہم نہیں م uphol کر دیں۔ انکو امری
ہو رہا ہے بغیر ثبوت کے ہم نہیں نہیں نکال سکتے۔ یہونکہ دوسرے دن ہجاؤہ
کو رکٹ میں پہنچ جائیں گے۔

وزیر اعلیٰ

خباں والا! میں اس کو وفاحت کرتا چاہتا ہوں کہ اس کیس کے متعلق
پچھا ایسی باتیں ہیں کہ اگر اس ایوان میں تباہی مجاہیں تو اچھا نہیں ہو گا جبکہ یہ
بات مجموع کے مطابق نظرتی ہے پہلے یہ کیس انہی کوشش کو دیا گیا ہے اب واپس
کیس محکمہ کو آیا ہے اگر اس کیس کے متعلق مجھے معزز ممبر دریافت کرنا
چاہتے ہیں تو اس کے متعلق انہیں لایا میں تباہا کرنا کہ اس میں کس کا ہاتھ ہے اب

چونکہ مکمل انکوارٹری کمرہ ہے تو انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ دیکھا جائے گا کہ اگر واقعی انسان نے اس قسم کی بدعناوتی کی ہے تو انہیں معطل کیا جائے گا

آغا عبداللطیف ہر -

جناب اسپیکر اس باؤس میں ایک بام دو سوادی بات ہے -
بی طے اے والوں کا کیس اسی ذمیت کا ہے انہیں معطل کیا گیا ہے وہ بھی
لوٹ ۲۰ اور ۲۱ اگسٹ یہ کے میں ۔

وزیر اعلیٰ -

جبیا کہ تباہی کیے کہ اس کیس پر انکوارٹری سوڑھے ہے اگر انہوں نے واقعی
بدعنوالتی کی ہے اور انہیں معطل کیا جانا چاہیے تو انہیں معطل کیا جائے گا ۔

میر عبد الکریم نوشیروانی -

(فتنی سوال) میں وزیر لفظی صلاحیت سے پوچھنا چاہونگا یہ کیس جب ایسی کرشن
میں تھا کیسے دوبارہ مکمل میں لپک کر آگیا ۔

وزیر مصلح -

جناب اسپیکر ۔ یہ ہمارے مکمل کا بندہ تھا اسلئے ہم نے پتھر کی سمجھا
کہ مکمل میں اسکی کثیفات کرداری ہے ۔ مکمل اخیارات بھی قرائتمان
ہونا چاہیے ۔ ڈائرکٹر کا مجرم نے یہی نیا ہے اسکا انکوارٹری ہرگی اور آپ کی طبق
پہ رکھا جائیگا ۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی

کب تک انکساری مکمل ہونے ہماری طبیعت تک پہنچ جائیگی۔

مسٹر اپنیکر

سما آپ کے خیال میں اینٹی کر پڑنے سے کیس دوبارہ بیکرہ محکمہ اسکی حادثت تو نہیں کریں؟

دریں عقیدہ

یہ ہم سے پہلے ہوا تھا لمبا چوتھا کیس تھا۔ اور دوبارہ محکمہ کو آیا تاکہ اچھی طرح تحقیقات کر دایی جاسکے جیسے، تحقیقات مکمل ہزڑ آپ کو مطلع کیا یا سیکھا۔

مسٹر اپنیکر

آپ کے خیال میں اینٹی کر پشن دے جنہے صر انکساری نہیں کر سکتے۔

دریں عقیدہ

جناب والا میں کیا ہے سختی ہوں کہ اینٹی کر پشن آیا نہیں کر سکتے تاہم وہ محکمہ تعییر کا ملازم ہے محکمہ اس سے پورا بھی کچھ کہتا ہے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی

جنا یہ مالا بکیا ایسا لئے نہیں ہے جب کیس اینٹی کر پشن کے پاس چلا گیا

وہ انکو حضور دیتے ہے ذا آپ نے یعنی محکمہ نے از سر تر دوبارہ انکو ائمہ کی شریعت
کمہ دی کیا اسکو منظر عام پر لا بین گی ؟ ۔

وزیرِ اسلام

بہت جلدی انتِ راللہ آپکو تباہ بیکار

مسٹر اسپیکر ۔

اکمل سوال !

بنر ۵۳۲ میر قفتح علی عمرانی۔

کی وزیر تسلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مدرس سکول میروارہ مدرس سکون فتح پور، مطلع نصیر آباد کی عمارت
۱۹۸۵ء میں تیار بھی ہیں لیکن ان سکولوں میں اساتذہ اور دیگر اشاف کی تصری

تہاں عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مطلع نصیر آباد کے دہی علاقوں کے سکولوں کی حالت انتہا
پائے جاتے ہیں اور مسکن کی جانب سے ان اساتذہ کے خلاف مناسب کارروائی عمل
میں نہیں لائی جاتی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مطلع نصیر آباد کے دہی علاقوں کے سکولوں کی حالت انتہا
ناگفہ ہے فرنچیز کی فرسودہ گی کتب کی کمی اور بچوں کے لئے دیگر سہولیات کی فراہمی کی طرف
کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(د) اگر جزو الف تا (ج) کا جواب اثبات ہیں ہے تو کیا حکومت وزیر اعظم کے پانچ نکالی پروگرام
کے تحت تسلیم کے فروع کو اولین اہمیت حاصل ہونے کے پیش نظر مطلع نصیر آباد

کے دہی علاقوں کے سکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے مناسن اقدامات
انٹھانے کی تجویز پر غور کر گی۔

وزیر تعلیم

الف) یہ درست ہے کہ مڈل سکول میرواہ اور مڈل سکول فتح پور کی عمارت مکن کی جا چکی، میں
لیکن یہ درست نہیں کہ ان سکولوں میں اساتذہ دیگر عینے کی تقریبی اب تک عمل میں نہیں
لائی گئی۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ ان سکولوں کی تمام اسامیاں پر کی جا چکی ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں کہ ضلع فیض آباد کے دیہی اساتذہ اکثر و بیشتر غیر حاضر رہتے ہیں البتہ کبھی
کبھار چند اساتذہ کی غیر حاضری کی پروٹسٹ موصول ہوتی ہیں۔ ایسے اساتذہ کے نلاف
فوری طور پر مسپزی کی رونما کے ترتیب کا روالی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں کہ ضلع فیض آباد کے دیہی سکولوں میں فرنچیز درسی کتب کی کیا بھی کی وجہ سے
حالت ناگفتہ ہے ہے۔ مسوپالی حکومت یعنی وسائل کے مطابق تمام سکولوں کو مناسب مقدار
میں درسی کتب اور فرنچیز برسال میاکر رہی ہے۔

(د) وزیر اعظم کے پانچ نکالی پروگرام کے تحت تعلیم کے فروع کو اولیت دی جا رہی ہے۔
فیض آباد کے دہی علاقہ کے سکولوں کے ساتھ ساتھ دیگر اصلاح کے دیہی سکولوں کی حالت
بہتر بنانے کے لئے حکمت اقدامات کر رہی ہے اور مزید تجاوز کو زیر غور لایا جائے گا۔

مہر اپنیکر -

اگلا سوال -

بنز ۳۸۵ میر فتح علی عمران۔

کیا وزیر تقسیم اور راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ۔ ہے کہ حکومت نے اس سال پندرہ کروڑ روپے کی رقم صوبے میں تعلیم کو اف
فروغ دینے اور نئے سکولوں میں آسامیوں کو پر کرنے کے لئے محاکمہ تعلیم کو مہیا
کی ہے ۔

(ب) اگر جزء الف کا جواب اشبات میں ہے تو اب تک کس قدر رقم خرچ کی جا چکی ہے ضلع وار
تفصیل ری جائے اس کے علاوہ یہ بھی بتلایا جائے کہ پندرہ کروڑ روپے میں مستقر
پس (۱۹۴۶ء) ہو گئی ہے ۔

وزیر تعلیم

الف) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت نے اس سال پندرہ کروڑ روپے صوبے میں تعلیم کو فرغ
دینے اور نئی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے محاکمہ تعلیم کو مہیا کئے ہیں صوبائی محاکمہ تعلیم
کا نظر ثانی شدہ غیر ترقیاتی بجٹ ۱۹۸۶-۸۷ء کو درود رہ پے ہے ۔

(ب) یہ رقم غیر ترقیاتی مدت میں خرچ کی جا چکی ہے صوبائی حکومت غیر ترقیاتی بجٹ ضلع وار
تفصیل کی وجہے مددوار ترتیب دیتی ہے جن میں چند مدت یہ میں ۱۱ م شعبہ اشتھامیہ
ایجوکیشن ۱۲ م کا الجز ۳ م سیکنڈری ایجوکیشن ۳۱۵ پر امری ایجوکیشن ۱۹ م۔ درکس
ان مدت میں یہ رقم خرچ کی جا چکی ہے ہاد جو کیا نظر ثانی شدہ بجٹ جون میں جلدی کیا
گیا ہے۔ لہذا اسی رقم کا پس (۱۹۴۶ء) ہونے کا امکان نہیں ۔

اعتماد اللہ احمد

جناب سید فتح علی عمرانی کے سوال کے جواب ۔ اگر جزء الف کا جواب ہے
اشبات میں ہے تو اب تک کس قدر رقم خرچ کی جا چکی ہے ضلع وار
تفصیل ری جائے ۔ یہاں پر ضلع وار تفصیل نہیں ہے ۔

لقد فڑیے ہم۔

خبا پ اسپیکر ایجو کیشن ایں ملکہ ہے جس پر پورے بوجتان کھلتے اسالے چاہا بھی ہمیں جس چیز کی ضرورت پڑتے ہے شلا اگر ایک ضلع کو ایک لاکھ روپے کی ضرورت ہے اور درسرے ضلع کو دس لاکھ روپے کی ضرورت ہے تو ہم اس رقم سرد ضلع میں خرچ کریں گے۔ ہم یہ نہیں سوچتے کہ یہ ضلع وار خرچہ سوچی اگر ایجو کیشن کو ضلع دار تقیم کیا گیا تو میر خیال ہے کہ ایجو کیشن میں کچھ نہیں رہے گا جبکہ ہمارا مفقود تعلیمی پسمندگی کو دور کرنا ہے اور اس کے لئے ہر ضلع کو اہمیت دیتا ہے۔ تریادہ کام کرنے ہے ہر ضلع پر تریادہ پیسے خرچ کرنے ہیں ہمارے لئے ہر ضلع برایہ ہے خبا اسپیکر۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم کے لحاظ سے پورے بوجتان کو اہمیت دیتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔

آپ نے ہر ضلع کی تفصیل نہیں بتا دی۔ کو طے سٹم تو نہیں یہ مگر تفصیل ہونا چاہیے۔

لقد فڑیے ہم۔

خبا پ والا! ایجو کیشن کو طے سٹم تو نہیں ہے مگر ہر ضلع کا حق تدبی چاہے وہ کو ھلو ہو دکی ہو رخان ہو یا پچکبر ہو عم سب کر بڑا بہ سمجھتے ہیں۔

میر عبید الرحمن نو شیر وانی -

جناب والا جبرا ب میں بھی اس کا جواب دیا جانا چاہئے ۔

وزیر قیام -

جناب والا ! میں بھی تو اسی سوال کا جواب دے رہی ہوں ۔

میر عبید الرحمن نو شیر وانی -

جناب والا ! جبرا ب بھیں سہیں ملا۔ جنہوں میں ہے کو صنعت دار تفییل تباہی
جائے ۔

وزیر قیام -

جناب والا ! اگر ہم اکوکشیں رضیع و ارتقیم کریں تو میرے خیال میں یہ بڑے
دکھ کی بات ہے ۔

میر حبیب ملنگل -

وزیر صنعت و حرفتے -

جناب والا ! اگر میر صاحب اور وزیر قیام جناب تو مخاطب کمر کے سوال وجہ ب
کریں تو زیادہ بتھر پوچھا ۔

مہٹر اسپیکر -

پری گل صاحب آپ اسپیکر کو مغلوب کر کے بات کریں ۔

تعلیم -

جناب والا میں آپ سے مخاطب ہوں وہاں سے بول رہے ہیں اور آپ سے
مخاطب بھائیں نہیں ہیں ۔

میر عبید الرحمن نوشیروانی -

جناب والا جواب صحیح نہیں ہے ۔

دریں تعلیم -

جناب والا جواب کیسے صحیح نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب یہ پھر آپ کو مخاطب
کیسے بغیر اکٹھ گئے ہیں ۔ آپ دیکھیں اب آپ سوچیے ۔ آفسہ آپ کو سوچنا چاہیے ۔

دریں صفت و حرف -

رولنگ دنیا اسپیکر کا کام ہے معزز رکن کا نہیں ۔

دریں تعلیم -

آپ کب سے وکیل بن گئے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر -

آئندہ کے لئے جب بھی کوئی معزز رکن مخاطب ہوتا ہے چاہیے کہ وہ اسپیکر کو فیصلہ کر کے بات کرے گی۔ یہ اسیلی قواعد کی بات ہے ۔

وزیرِ اعظم -

جناب اسپیکر اسیلی میں کچھ وکیل بھانہ یادہ ہو گئے ہیں ۔ شکریہ ۔

مسٹر اسپیکر -

وزیر صاحبات کا فرض ہے کہ جو بھی اسیلی میں سوال کیا جائے اس کا پورا پورا جواب دیا جائے ۔

وزیرِ اعظم -

اگر وہ ضلع وار جواب مانگتے ہیں تو ضلع دار جواب دیں گے ۔ اس کے لئے کافی وقت لے گا اور الیان میں جواب دینے میں تاخیر ہو گی لیکن کہ ہر ضلع سے معلومات الحکم نہ ہونگی ۔

میر عبدالکریم نوشیر والی -

جناب والا بھیں پورا جواب چاہیے ۔ اگر پورا جواب نہیں ملے گا تو ممبروں کی حق مخفی ہو گی ۔

سردار شاہ علی

خیاں دا۔ ذریں صاحب نے توجہ بادے دے دیا ہے اپنے سوال میں پہلے
صلع دار تفصیل تو نہیں مانگی تھا۔ معززہ مہیر کو صحیح جواب دے دیا گیا ہے

مدرسہ پیغمبر -

آپ کب سے ذریں گئے ہیں۔

قریب اعلیٰ -

فنا ب والا باہمی اجازت ہوتی میں اس سوال کی وضاحت کر دوں آپ جانتے
ہیں کہ حکمہ تعلیم ایجمنٹ حکمہ ہے اس میں مدل اسکول بنانا اور مڈل اسکول کا
باقی اسکول بنانا ہے اور اس پیشہ کو بھی ہم نے علاقے کی صورت میں پھوڑ دیا ہے
کہ وہ اسکان شاندی کریں کہ کسی اسکول کو اپ گریڈ کرنے ناہے البتہ وسائل کے
مطلوب ایک خاص لعداد میں اسکولوں کو اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔ جتنے بھی معززہ رکن
ہیں وہ اس کی نشاندہ کرتے ہیں۔ پھر آبادی کے لحاظ میں جہاں تعلیم کا فقدان
ہوتا ہے وہاں اسکولوں پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے میں اپنے معززہ رکن کو
یقین دلاتا ہو کہ کسی ضلع کی حد تک ہوئی ہے وہ بلاستہ ہے اور میں معززہ مہیر کو
یقین دلاتا ہوں کہ ہمیں ہر ضلع عزیز ہے سب کا پورا خیال کیا جائے گا۔ اور معزز
مہیر کے ضلع کا بھی خیال کیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ -

ختاب دالا چیسا کہ پلے میں نے ۲۳۔ جون کے مجلس سیمین کا ہاتھا کہ میں سوال نمبر ۱۵
کا جواب بعد میں حاصل کر کے ایوان میں دونگا میں نے تعلق محکمہ سے وضاحت حاصل
کر لی ہے اب میں ایوان کی اہمیت کے لئے جواب پڑھتا ہوں اور اگر سیلاب وغیرہ
نہ ہوئے تو یہ کام وقت پر مکمل ہو جائے گا۔

(سوال کے لئے ملاحظہ بر مباحثت صرف ۲۳ جون ۱۹۸۷ء)

SPECIAL REPAIR TO FLOOD DAMAGES

N-65 HIGHWAY

QUETTA SIBI SECTION

1. General. The subject project has been assigned to Frontier Works Organisation at an estimated cost of Rs. 59. 737 millions by National Highway Board. The repair works are extended in a stretch of 78 Kilometers, starting from Hirok area near Mach to Kundjani area. The repair works include reconstruction of broken or demolished retaining walls, Reconstruction of broken or damaged causeways and culverts, repair to damaged road portions, maintenance of Diversions at Kundlani and Bibi Nani, construction of approaches to bridges at Bibi Nani and Kundlani and certain river training works. The time given to complete the entire work is 7 months.

2. Mode of Execution

- a. The total length of repair works stretching over 78 Kilometers has been split in 18 sections. Task force comprising of about 700 skilled/unskilled men in uniform with following machinery and plant has been deployed:-

(1) Dozers	—	4
(2) Graders	—	3
(3) Front end Loaders	—	4
(4) Road Rollers	—	8
(5) Dumpers	—	15
(6) Water Bowzers	—	5
(7) Excavator Back Hoe	—	1
(8) Bitumen Heaters	—	4
(9) Concrete Mixers	—	25

b. Work in all sections is being undertaken simultaneously to cope with very short completion time assigned by National Highway Board. In addition, as per the direction of Director General National Highway Board, some work pertaining to retaining walls has been assigned to following local labour contractors with a view to create

job opportunities for the locals. The number of local labourers employed is shown against each. The work is going on round the clock under strict supervision of Military Officers, Junior Commissioned Officers and Non Commissioned Officers:-

(1) Mr Muhammad Akhtar	—	80
(2) Mr Ghulam Jilani	—	57
(3) Mr Muhammad Suleman Mandokhai	—	35
(4) Mr Muhammad Tahir Khan	—	38
(5) Mr Muhammad Rahim Zehri	—	23
(6) Mr Sardar Ghulam Haider	—	32
(7) Mr Agha Nasir Ali Khan	—	11
Total Labourers	—	276

CY

3. Scope of work

a. Road and diversion works

- (1) Excavation — 27000 Cubic meters
 - (2) Earth filling — 26000 Cubic meters
 - (3) Water bound macadam — 6.3 Kilo meters
 - (4) Hot surface dressing — 11.8 Kilo meters
- b. Structures
- (1) Retaining walls — 25631 Cubic meters 1:3:6 plain cement concrete (approximate running length 1700 meters)
 - (2) Cause ways — 1135 cubic meters 1:2:4 Reinforced cement concrete (Nos 17)
 - (3) Pipe culverts — 60 centimeter reinforced concrete pipes (Nos 3) 10000 cubic meters
- c. Gabions (Stone bound in wire mesh) — 10000 cubic meters

4. Time Schedule

a. Broad time schedule is as follows:-

- (1) Mobilization — From 25 December 1986 to 11 January 1987.
- (2) Start of project — 12 January 1987.
- (3) Likely date of completion — 15 - 20 August 1987.

b. The above time schedule is subject to following limitations:-

- (1) Abnormal rains in March/April 1987 caused considerable delay. Every time diversions at Bibi Nani and Kundlani were damaged, it took 2-3 days for the whole task force to restore the traffic. Nearly a complete month was lost.

(2) Rains during forth coming rainy season are likely to upset production targets. Specially diversion at Bibi Nani and Kundlani may cause some problems.

مسٹر اسپیکر -

جامع صاحب! آپ نے تو جواب انگریزی میں تو پڑھ دیا ہے لیکن انگریزی میں ممبران کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے اگر آپ اس کا اردو ترجمہ ممبران کو درست دین تو اچھا ہو گا۔

وزیر اعلیٰ -

خیاب وآل! اس کا جواب مجھے متعلقہ محکمہ سے انگریزی میں موصول ہوا ہے اس لئے مجھوں کی ہے بعد میں اردو ترجمہ آپ اسیلی سے کرو کر کسی اور دن اس سوال کو پیش کر دیں۔ شکریہ ۔

(جواب کا اردو ترجمہ مباشنا ت، مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۶ء میں ملکہ خط ہے)

سردار میر حاچ کر خان دومکی -

خیاب اسپیکر! پلینٹری سوال ہم کیسے کر سکتے ہیں؟۔ میرے پاس ٹیکنیک جواب ہی نہیں ہے۔؟۔

وزیر اعلیٰ -

جنا ہے والا ! ہمارے معزز رکن پر نے پارلیمنٹری میں۔ انکو پارلیمنٹی بجز بھی ہے میرے خیال میں اگر وہ صفتی سوال نہیں پوچھ سکتے۔ تو مجھے انسوس ہے

سردار میر حاکم خان ڈومکی -

آپ نے تقریر کر دی۔ میں عرفن کہ رہا ہوں کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔

وزیر اعلیٰ -

میں ہاؤس کو پری تفصیل دونگا۔ اگر یہ وقت نہیں سوال پوچھنے کا تو بھی میں یہ سی خوشی سے جواب دوں گا۔

میر حاکم خان ڈومکی -

جنا ہے والا ! میرے پاس سوال کا جواب ہی نہیں ہے میں کیسے پلینٹری سوال پوچھوں؟

ہٹر اسٹیکس -

اگر آپ صفتی سوال پوچھتا چاہیں تو حامی ہے۔ آپکو جواب دے رہے ہیں۔

سیدار مسکن حاکم خان ڈوکی -

میرے ذہن میں کچھ بھی نہیں ہے میں کیسے فتح سوال دریافت کر دوں اسکے علاوہ جام صاحب کہتے ہیں یہ صوبائی سب جیکٹ بھی نہیں

وزیر اعلیٰ -

جناب دالا آئین کے تحت یہ سٹول سب جیکٹ ہے اور رولنے آف نیز نی کے مقابلہ کوئی مرکزی سب جیکٹ یہاں ڈسکس نہیں ہو سکتا۔ لیکن چیز نکھ تھا صل طور پر یہاں خدشات پیدا ہوتے ہیں انکھ دوڑ کرنے کے لئے یہ جواب دیا گیا ہے اسکے لئے میں ہمیشہ کوارٹرز فری تھیر کو روز کا بڑا مشکور ہوں ہم نے جو کچھ اس سے ملا کا اہزوں نے ہمیں دید یا درکوئی چیز بھی خفیہ نہیں رکھی بلکہ پوری الفاریٹیشن ہمیں دیدی یعنی یہاں کے اطلاع کے لئے یہاں رکھی ہے تاکہ آپ اسے دیکھ سکیں جماں چونکہ انگریز سی یعنی یہ میں ٹرائیلیشن کردا کے عمران ہما عیان کو دے دنگا یہاں مہر باقی اصل مجھے دیں تاکہ ہمیں ٹرائیلیشن کہہ والوں۔

مسٹر اسٹیکس -

دقہ سوالات ختم ہوا۔ اب غیر سرکاری کارروائی کا دقہ ہے حاجی عید محمد نوئیزی صاحب کی قرارداد نمبر ۲۳ جو خصوصی میٹی کے سپرد کی گئی تھی۔ لیکن محکمہ پیاری یا کسی اور وجہ سے یہ تھا اسکے لئے ان کی قرارداد ایوان میں پیش

دہو سکی تھی کمیٹی کے چیئر مین میر محمد نصیر خاں منگل صاحب نے ٹکسی اکتوبر ۱۹۸۶ء کو اپنی روپرٹ پیش کی تھی لہذا چیئر مین خصوصی کمیٹی میر محمد نصیر منگل صاحب اپنی روپرٹ ایوان میں پیش کر دیں۔ میر صاحب کمیٹی کی روپرٹ ایوان میں پڑھ کر منظہ میں

خصوصی کمیٹی کی روپرٹ

میر محمد نصیر منگل -

وزیر صنعت و حرفت و وزیر خصوصی کمیٹی
جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں چیئر مین خصوصی کمیٹی عید محمد نو تیرنے کی جائی سے اسمبلی میں پیش کی تھی قرارداد بمنزہ ۲۳ باہت تعین حد رفیہ معدنات کی وجہ سے پرچار کیا تھا اور کمیٹی کے سپرد کی تھی، کمیٹی میں اکی روپرٹ پر جو اسمبلی نے موخر ۱۳ فروری ۱۹۸۶ء کو کمیٹی کے سپرد کی تھی، کمیٹی میں اکی روپرٹ

پیش کرنا ہے۔
بلوچستان صوبائی اسمبلی نے موخر ۱۳ فروری ۱۹۸۶ء کو منفردہ نشست میں قرارداد نکردا، پر عذر و خوض اور روپرٹ کی غرض سے درج ذیل مشتمل خصوصی کمیٹی تشکیل دی۔

- ۱۔ میاں سیف اللہ خاں پراچہ وزیر منصوبہ نہادی و ترقیات۔
- ۲۔ میر جالیوں خاں مریع، وزیر مالیات۔

سردار محمد عقیق بخان ناصر، وزیر آب پاشی و برقیات۔

هر میر محمد نصیر منگل وزیر صنعت و حرفت۔

۵۔ حاجی عید محمد نو تیرنے، میر بلوجہستان صوبائی اسمبلی۔

۶۔ میر احمد خاں زبری، میر بلوجہستان صوبائی اسمبلی۔

۷۔ میر نعییلہ غالیانی، میر بلوجہستان صوبائی اسمبلی۔

۸۔ من پری گل آغا۔ میر بلوجہستان صوبائی اسمبلی۔

قرارداد نمبر ۲۲ پر غرض دخون کی غرض سے مکملی کی مورخہ ۱۵ جون - ۲۴ جون ۱۹۸۶ء کو نشست منعقد ہوئی جس میں بالترتیب درج ذیل نے ستر کی فرمائی۔

۱- نشست منعقدہ ۲۵ اگسٹ ۱۹۸۶ء

- | | |
|--|---------------------|
| ۱- میر ہمایوں خان مری، وزیر خزانہ | چیر میں خصوصی مکملی |
| ۲- میاں سیف اللہ خان پشاپر، وزیر منصوبہ تبدیل و ترقیات | رکن |
| ۳- میر محمد القیصر منیگل، وزیر صنعت و صرفت | وزیر متعلقہ |
| ۴- سید احمد یعقوب ناصر وزیر اباضی و برقيات | رکن |
| ۵- مس پرسی گل، وزیر تعلیم | رکن |
| ۶- حاجی عید محمد تو تیرنی | رکن متعلقہ |
| ۷- میر احمد خان نہ بڑی | رکن |
| ۸- منزہ فضیلہ عالیہ | رکن |

۲) نشست منعقدہ ۲۲ جون ۱۹۸۶ء

- | | |
|---|------------|
| میر محمد القیصر منیگل، وزیر صنعت و صرفت | چیر میٹن |
| ۱- میاں سیف اللہ خان پشاپر، وزیر منصوبہ تبدیل و ترقیات۔ رکن | |
| ۲- میر ہمایوں قان مری، وزیر خزانہ/ قالون | رکن |
| ۳- مس پرسی گل آغا۔ وزیر تعلیم | رکن |
| ۴- حاجی عید محمد تو تیرنی | رکن متعلقہ |
| ۵- میر احمد خان نہ بڑی | رکن |
| ۶- مسٹر محمد انور لہڑی، سیکھ طہی حکمہ قالون، حکومت یونیپاڈ (خصوصی تدبیع پرتفوی) | |

موڑ ۱۵ جون ۱۹۸۶ کو منعقدہ نشست میں کمیٹی نے اتفاق رائے سے
میر ہمایوں خاں نے مدرسی بحثیت کا چیئر مین منصب کیا۔ تاہم کمیٹی کی دوسری نشست
منعقدہ ۲۲ جون ۱۹۸۶ء میں جناب پھلپتیر میتھل بحثیت کا چیئر مین منصب کیا۔
کمیٹی موڑ ۱۵ جون ۱۹۸۶ء کو منعقدہ نشست میں جناب عیین محمد فتحی عجیبی جاں
سے پیش کی گئی قرارداد نمبر ۲۳ کفرزیر غور لافی ہجر کہ درج ذیل ہے۔

قرارداد نمبر ۲۳۔

چوہک ضلع چاغنی قدرتی وسائل سے مالا مال ہے لیکن درافت شدہ قدرتی وسائل
میں اب تک صرف سنگ مرمر نکالا جا رہا ہے۔ جس پر چند بڑے بڑے
سرماہی دار عرصہ تین سال سے تباہی میں اور ہر ایک کے پاس ہزاروں ایکٹر ط
ز میں ہے جس سے چاغنی کے باشندوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔
لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سنگ مرمر پر
پر تباہی سرمایہ داروں کے لئے جریدت کی ایک حد مقرر کی جائے اور یا تو ماندہ
ہزاروں ایکٹر زمین ضلع چاغنی کے عوام کو الاط کی جائے تاکہ ان کا بھی گزر معاشر
ہو سکے نیز ضلع چاغنی میں تعلیمی فروغ و ترقی کے پیش نظر تیز من سنج مرمر
پر دس روپے یا انہی روپ پر سورہ پر تعلیمی ٹیکس عائد کیا جائے تاکہ اس جمع
شہر قم سے چاغنی کے طلباء کو تعلیم چاہی رکھنے کے لئے تعلیمی اخراجات سہیا
کئے جاسکیں۔ چیئر مین نے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کمیٹی کو تباہی
کو صویہ بوسپتا نے کے وجود میں آئے سے قبل ضلع چاغنی میں مائنگ نیز کا رقم
۱۴ ایکٹر طبقاً حکومہ مختلف افراد اور کمپنیوں کو الاط کی گئی تھی پس سپینگ لائنس پر
۱۳۲ ایکٹر طرز میں دی گئی تھی۔ مائنگ نیز یا پس سپینگ لائنس کی تعداد پر کوئی

پا تبدیل ہیں فروری دفعاتے کے بعد چیرین نے تباہ کر پڑا پکیلگ لائن کو مانگ لیز میں تبدیل کرتے پہ رقبہ صد و کے مطابق آور بقا یا رقبے سے لیزی دستبردار ہر جاتا ہے بعد اس دیگر عدم کارکردگی کی بنا پر اس کا الٹ شدہ رقبہ بلو پتان معدنی قواعد مجرمی ۱۹۷۰ء کے تحت منسوخ کر دیا جاتا ہے اور بقا یا بحث سر کار چھوڑ دیا جاتا ہے چیرین نے مزید ہاکمیت کی یہ الٹ متعلقہ اداروں اور افراد کو یا قاعدہ ایکمہیت کے تحت عمل میں لائی گئی ہے جس کی مدت ۱۹۹۲ء میں ختم ہے گی۔ انہوں نے کمیٹی لوختنی پیشیوں اور افراد کی تحریک میں موجود معدنی ترمیت کے اعداد و شمار سے چھاگاہ کیا حاجی عید محمد نو تیزی نے بعض مائنز کے بارے میں تفصیل دیتے ہوئے کمیٹی کو تباہی کے قابل چاہتی میں سلفر اور ماربل کی کمی کا نیں عرضہ دراز سے بند پڑی ہیں اور صرف ایک محدود اسکے میں کام ہوتا ہے انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ اس طرح علاقہ کے عالم کو مالی و معاشی لفظان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

میاں سیف اللہ خان پرایہ نے فرمایا کہ ان کی معلومات کے مطابق لیزی اور حکومت پلوچیان کے مابین یا قاعدہ ایکمہیت کے تحت مائنز الٹ کی جاتی ہیں اور اس سے افراد کی تحقیص کا کوئی متعلقہ نہیں انہوں نے تجویز پیش کی کہ کوئی فیصلہ کرنے سے قبل یہ بتر ہو گا کہ اس سلسلہ میں حکمہ قانون سے نہیں حاصل کی جائے تاکہ مذہب کو فی الحال فی نسبت باقی رہے مزید ہر آں کمیٹی کے سامنے درج ذیل تین امور بھی نظر بھٹکتے آئے۔

۱۔ ۱۹۷۰ء میں جو الٹ کی گئی تھی اسے کم کر کے محدود کر دیا جائے۔

۲۔ مستقبل میں الٹ کرنے تے وقت معدنی زمین کی حد مقرر کی جائے۔

۳۔ الٹ کرنے تے وقت مقامی اور غیر مقامی کی تفریق کو مدنظر رکھا جائے۔ کوہاں

کے لوگوں کی معاشی زندگی پر اُسکے اچھے اثرات مرتب ہوں۔ اس پر تعلیمی ٹیکسٹ
لکھا یا جائے جو دہال کے لوگوں پر خرچ کیا جائے۔

قد کورہ امور پر بحث کرہ تکمیل کے لئے بعد کمیٹی نے متفقہ بیانیہ دیا کہ اس سنن میں
محکمہ قانونتے کی رائے حاصل کی جائے تیراس سلسلہ میں متعلقہ محکمہ کی تجویز
بھی حاصل کی جائے۔

کمیٹی کے دوسری نشست مورخہ ۲۳ جون ۱۹۸۶ء کو منعقد ہو گئی جس میں مکمل
نے قرارداد پر تفصیلی عفر و خوض کیا تیراس حاصل بحث و مباحثہ کے بعد کمیٹی نے چیزوں
کے اسن نقطرہ اظرتے الفاق کی کہ قرارداد کے حمرک حاجی عبدالحمد نو تیراس کا مقصد
یہ تھا کہ ۱۹۷۰ء سے جن لوگوں کے پاس تیریں / کامنیں ہیں انہیں کام کی جائے۔ ان
میں سے کئی ایسے کامنیں تیریں بھی ہیں جن پر گذشتہ ۱۲ سال سے کام نہیں
ہوا ہے اور وہ یند پڑھیں ہیں۔ کمیٹی کے سامنے یہ بات بھاگی آئی کہ اگر کوئی
کام کا مالک (تیری) تین سال سے اس پر کام نہ کرہا ہوں تو قانون کے
مطابق تیر مشون ہو سکتا ہے اس امر پر بھی یہ عفر کیا گیا کہ جن تیریوں پر کام
پہنس ہو رہا ہے۔ ان کام کے مالکان (تیری) کے خلاف کیوں نہ تادی یا کارروائی
کی جائے اور متعلقہ محکمہ قواعد و صنوابط کے تحت کارروائی ممنوعی پر فوری اعلان رکھ
کرہے۔ تاہم میاں سیف اللہ فان پلاچہ نے اپنا نقطہ انظر پیش کرتے ہوئے
کہا کہ قرارداد مذکور کے درسرے پرے کو اگر مذکور کردیا جائے تو بتھرے
اس لئے کہ کام کے مالکان تیری پلے ہی ٹیکسٹ ادا کرے ہیں بالآخر
محکمہ قانون اور متعلقہ محکمہ کی رائے لینے کے بعد کمیٹی اس نتیجہ پر ہنچا کہ حمرک حاجی
عبدالحمد نو تیری اپنی قرارداد کو درجہ ذیل صورت میں پیش کرے جس سے حمرک
نے الفاق کیا۔ چونکہ ضلع چانس قدرتی وسائل سے مالا مال ہے لیکن دریافت شدہ

قدرتی وسائل میں اب تک جو معدنیات سنگ مرمر و گلبریٹ اور ہجرتی ہے ان پر چند بڑے سرایہ دار کافی عرصہ سے قابض ہیں اور سنگ مرمر کے پاس ہزاروں ایکڑ طرز میں ہے جس سے چانگ کے مقامی باشندہ دل کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ لہذا یہ ایوان صدر باقی حکومت سے سفارش کرنا ہے کہ موجودہ معدنیات سنگ مرمر وغیرہ پر قابض سرداروں کے لئے وزیر میں کی ایک حد مقرر کی جائے اور اگر اس ناہ میں کوئی امر مانع ہوتا مطلع ہے حکم کوہ معاہدہ کی وجہ پر کم مردیہ قوانین کے مطابق ایسے قابضین کے خلاف جہاں کافی نہیں ہو رہی ہے یا کافیں کافی عرصہ سے استعمال میں نہیں لائی جائے ہے ضروری کارروائی ۱/۱ اقدامات کئے جائیں اور اسکے نتیجے میں نہ سختہ معدنیات کی کافیں ایسے درستے افراد کو جس میں دلچسپی رکھتے ہوں الٹ کر دی جائیں تاکہ معاشی لحاظ سے وہاں کے عمام پر مشتمل اشتراکت مرتب ہو۔

نیز ضلع چانگی میں تعلیمی فروع و ترقی کے لئے مفہوم سنگ مرمر و دیگر معدنیات پر درس روپیے یا فی طریق پر سورج پر تعلیمی لیکسون عائد کیا جائے تاکہ ان جمع شدہ رقوم سے صدیہ کے طلباء کو تعلیمی حاری رکھنے کے لئے تعلیمی اخراجات ہبہای کے چاکیں

مسٹر محمد پیر میگل -

وزیر صنعت و حرفتے

جناب والا میں اس سلسلہ میں یہ عرض کروزگار کے پلے جو اکنہ الٹی یا نیز پہ دی جاتی تھی یا پس اسی سنگ لائیں دیے جاتے تھے وہ پاکستان نسل روشنہ ۱۹۶۹ کے مطابق دیے جاتے تھے بعد میں اس میں ترمیم کردی گئی جو منزی روشنہ ۱۹۷۴ کے

مطابق ہو گئے اس طرح فتح چاہی میں اس وقت جو الامتنٹ کے باتے تھے وہ رولنہ
۱۹۰۷ کے تحت کئے جاتے تھے فتح چانگی میں ماربل ویزیر کے لئے کجا فرد اور کپنی
کے لئے کوئی محمد مقرر نہیں تھی کہ اپنی کتنی مدت کے لئے دلیزیر اور لالسنہ دیئے
جاسکے۔ میں اور ان کے رئیہ پر بھی کسی قسم کی پابندی نہیں تھی۔ مشدداً کوئی شخص
جنباً رقبہ لائے کرنا چاہتا تھا کہ واسکتا تھا اس سے بعد ۱۹۰۸ میں بلوچستان
منزل قانون بنا اس کے تحت گورنر کے حکم کے مطابق ماربل اور دوسری معدنیات
کے لئے محمد مقرر کی تھی ماربل پر اسٹنگ لالسنہ کے لئے پاکخ سوا بھرط اور ماٹنگ
لینیر کے لئے ایک سو پیس ایکڑ کی حد مقرر کی گئی اسکو کہ کی پر اسٹنگ کے لئے
اپنیں سو بیس ایکڑ اور ماٹنگ کے لئے دو سو پیس ایکڑ مقرر کی گئی ہے
اس لاب پر جو قرارداد پیش کی گئی ہے ۱۹۰۷ء سے پہلے کی الامتنٹ پر کی گئی ہے
وقت کی الامتنٹ پر کوئی محمد مقرر نہیں تھی تین، ۱۹۰۷ کے بعد کاجہ میں نے حوالہ دیا۔
ہے اس میں حد مقرر کی گئی ہے اور الامتنٹ اس حد سے تجاوز نہیں کی گئی
ہے اور اس کے مطابق ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر آف منزل ڈیلوکسٹ
نے پر اسٹنگ لالسنہ جاری کئے ہیں ابھی جو رپورٹ میں نے ایوان کے سامنے
پیش کی اور اس پر روشنی ڈالی اس میں محکمہ قانون کی رائے بھی شامل ہے
یہ رپورٹ ایوان کے سامنے پیش ہوا اس پر کوئی ممبر اپنا اظہار خیال کرنا چاہیے
یا اس سلسلہ میں کوئی تجاویز نہیں چاہے یا اس میں کوئی ترمیم کرنا چاہیے۔
یہ ایوان سے کام ہے کہ وہ اس پر اپنا فیصلہ دے۔

سردار نواب خان ترین -

خبا۔ اس پیکر معاصر ہے! میں اس قرارداد کی حادیت کرتے ہوئے اس کے تعلق

یہ کہنے لگا کہ اس کا اطلاق پورے بلوچستان پر ہونا چاہیے یہ صرف قلع چانگی سا
ستد نہیں ہے معد نیات صوبے کے دوسرے علاقوں میں بھی نکلتی رہی
اس کا اطلاق سبی اور بلوچستان کے تمام درسروں علاقوں پر ہونا چاہیے
اور اس اسکا اطلاق تمام معد نیات پر ہونا چاہیئے۔

ملک جی محمد لویس قلچندری

جناب اسپیکر! یہ صرف چانگی سامنہ نہیں ہے اس میں ترمیم کی جائے
اور اس کا اطلاق بلوچستان پر یکسان ہونا چاہیئے۔

مسٹر اسپیکر -

ایکی ترمیم کی بات نہیں ہو رہی ہے پہلے روپرٹ پر بحث ہو جائے۔ پھر اس
کی ترمیم کے متعلق دیکھیں گے۔

حاجی عیں محمد خاں نو تیزري

جناب اسپیکر صاحب! جو قانون نہیں ہے سارے بلوچستان کے لئے یکسان
قانون ہے اس کے مقلع ۱۹۷۰ء میں قانون نباتھا کہ ایک ۵ ایکڑ لینڈ کے لئے
زمین ہوتا چاہیے۔ لیکن اب ایک ایک شخص کے پاس پانچ ہزار ایکڑ زمین ہے
اور ان میں سے صرف ایک ایکڑ پر یا چند لینڈ پر کام کرتے ہیں اور باقی لینڈ

الی یہ پڑیں ہیں جب کوئی مکہنی والے چینگیک وکلے جاتے ہیں تو وہ صرف چند مقام پر
دو دو آدمی کھڑے رہے کرہ دیتے ہیں اور نظر ہر یہ کہہ تے ہیں کہ کام ہو رہا
ہے وہاں پر لیزروں پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے وہ صرف اپنے بچاؤ کے لئے
کیسیل ہونے سے بچنے کے لئے دو آدمی کھڑے کرہ دیتے ہیں اب بھارتان
میں کہیں آدمی ہیں جن کے پاس پانچ نہار ایک طبقہ الامٹٹ ہے اور صرف دو کھجور
پر کام کر رہے ہیں یہ بات بھارتان کے لئے فائدہ مند نہیں ہے ہم بھی پاکستان
کے عوام ہیں اور وہ ہاں سے باشندے ہیں ہمارا بھائیان پر حق ہے تو اس
سلسلے میں ایوان سے اپنی کہونگا کہ لیزروں کے بارے میں جو ۱۹۴۷ء میں
قانون بنایا ہے اس کے مطابق الامٹٹ کی جائے۔ اب ان لیزروں پر کوئی
پچیس سال سے اور کوئی پچاس سال سے قابل ہے اور اب یہ لیزروں
تو وراشتی مسئلہ ہو گئی ہے اور اس کے متعلق کسی قانون پر عمل درآمد نہیں
ہو رہا ہے اس طرح سے تمام لیزروں ایامیر آدمیوں کو الاطلب ہیں اور غیر
آدمیوں کی حق تلفی سوچی ہے۔ یہ ہمارا اور عوام کا حق ہے ہمیں بھی ملنا چاہیے

مistras پیکرے -

اور کون بولنا چاہتے ہیں؟

میر عبدالکریم نوشیروالی -

جناب والا! میں بھی اس اقرارداد کے بارے میں کچھ سہتا ہوں۔ چونکو فلوج

چاغنی ہمارے پڑوس میں ہے جب معدنیات وہاں نکلتی ہیں تو ان لوگوں کا حق ہے ان کو ملنا چاہیے۔ اور اس طرح ضلع کے عوام کو پورا پورا حق ملنا چاہیے۔ اس کو تعلیم میں اور دوسرے شعبوں پر صرف کریں۔ جب ایک معدنیات ضلع چاغنی میں نکلتی ہے اور آسٹریلیا میں جا کر فروخت ہوتی ہے تو یہ علاقے کے لوگوں کے ساتھ سراسر نافدی ہے اس کی فکری بیان پر ہی چاہیے جن لوگوں کو اکٹھنے ہوئے ہے آپ اس پر نظر شانی کریں۔ اور مساوی ضلع چاغنی کے عوام کو دے دیں۔ تاکہ کسی کی حق تکفی نہ ہو میں اس قرارداد کی حکمت ہوں۔

میر احمد کر خان زبردی۔

جدا پ اسپیکر میں حاجی عید محمد نفتیزی رکی قرارداد کی تائید کرتے ہوئے یہ تجویزہ پیش کرتا ہوں۔ کہ ان لیزروں پر اجارہ داری ختم کی جائے۔ اب ان لیزروں کے لئے تیاقانون بنانا ضروری ہے میں قائد الیوان سے گزارش کرتا ہوں۔ قائد الیوان اس کے لئے ضروری اقدامات کریں۔ اور نئے قانون بنائے تاکہ سب کے ساتھ الفاف ہوں۔

سمردار نثار علی۔

خاب والا یہ روپرط آج الیوان میں بحث کے لئے پیش ہے اگر آپ اس کے لئے عذر میدقت دے دیں تاکہ اس پر بحث زیادہ ہو سکے۔ ایک ہفتہ بعد اس پر بحث رکھ لی جائے تاکہ میران کو وقت مل سکے۔ اور اس میں ترمیم بھی پیش کر سکیں۔

وزیر صنعت و حرفت و معدنیات -

یہ پورٹ الیوان میں کافی عرصے میں پیش ہو رہا ہے چونکہ عین خدمت فوئیزی کی علاالت کی وجہ سے یہ الیوان میں بحث نہیں ہو سکی ہے اور اب بحث کے لئے پیش ہے۔ جس پر بحث ہو رہا ہے۔

مسٹر اسپیکر -

یہ چھ ماہ پیشہ الیوان میں پیش ہوئی تھی اور اس پر آج بحث ہو رہی ہے

شیخ طرافی خان مندوں

میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اگرچہ سرماہی داروں کی بجائے غربت عوام کے لئے کچھ کمر کئے ہیں تو کہیں اور غریب عوام کے لئے یہ بہتر قرار داد ہے۔ اگر ایک سرماہی دار کمر داروں روپے سالانہ کھاتا ہے وہ اگر دس پندرہ لاکھ غربیوں کی تعلیم کے لئے دیگران تو اچھا ہو گا اس کے لئے اسلامی طریقہ ہے اگر وہ غربیوں کے لئے چالسواں حصہ بھی ہے مسائل حل ہو سکیں گے۔ یہ ضروری نہیں ہے بہت سے طریقے ہیں جس سے غربیوں کی خدمت کر سکتے ہیں

وزیر اعلیٰ -

خیا بے اسپیکر صاحب! یہ قرارداد حاجی عین خدمت فوئیزی صاحب نے پیش کی

ہے میں سمجھتا ہوں کہ پہلا ہاؤس اس کی تائید کر رہا ہے میں اس کے متعلق ایک چیز یہ کہونگا کہ اگر آپ مائنٹر کو فریقیم کر بھی دیں تو تو پھر بھی آتے والا سر نایب دار ہو گا۔ غریب توالی یہ غریب رہے گا جیسا کہ اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ تمام مائنٹر ایک فرد کے ہاتھ میں نہ ہوں اور ان کو قیم کیا جائے تاکہ فریڈ لوگ بھی اس میں حصہ لے سکیں اور جن لوگوں نے ہزاروں ایکٹو الٹ کہا تھا ہوئی ہے ان کی لینیری کم جائے۔ جن لینزوں پر کام نہیں ہو رہا ہے۔ میں فکر کر رہا ہوں کہ دیتا ہوں کہ مائنٹر کی حد کے لئے دلیک و اضطح حد مقرر کو سے ایک اچھا قافلن بنانا کہ اگرہ اس بیلی کا اجلاس ہو رہا ہے تو اس بیلی کے اجلاس میں پیش کرے دند اسے آرڈیننس کے ذریعے ناقہ کیا جانے دتا کہ اس پر عمل ہو سکے ان الفاظ کے ساتھ میں اس ترمیم شدہ قرارداد کی حاصلی کھرتا ہوں۔ جناب والا! میں اس میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ اس کا اطلاق پورے بوجستان پر کہا جائے یہ صرف ضلع چانغی میں نہ ہوں۔ اس کے بعد جو ٹیکس کا کہا گیا ہے ٹیکس تو پہلے وصول کئے جائے ہے ہی اس قرارداد سے ٹیکس خارج کیا جائے۔

میر عبدالنی جمالی وزیرِ مال۔

جناب میں ایک انفارمیشن چاہتا ہوں کہ کیا ٹیکسون پر اسپکٹر سیکھ طری سے بات کر سکتے ہیں؟ یہ چیز میں نے نیشنل اس بیلی اور سینٹٹ میں بھی نہیں دیکھی ہے۔

مسٹر اسپیکر -

چونکہ یہ نیا سسٹم یہاں لگایا گیا ہے یا ہر مالک میں تو یا ہر جی فوت پر بات کرہ سکتے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر -

حاجی عید محمد تو تیری اپنی ترمیم پیش کریں ۔

حاجی عید محمد تو تیری ۔

خدا ہے اسپیکر! آپکی اجازت سے میں اپنی قرارداد نمبر ۲۳ میں یہ ترمیم پیش کرنے چاہتا ہوں کہ اس قرارداد کا نفاذ پورے موجہ چنان میں ہو ۔

مسٹر اسپیکر -

ترمیم یہ ہے کہ: ... اس قرارداد کا نفاذ پورے موجہ چنان میں ہو۔
(ترمیم منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر -

اب جام صاحب اپنی ترمیم پیش کریں ۔

قراردادی -

جناب اسپیکر! آئندگی اجازت سے میں قرارداد نمبر ۲ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ قرارداد آخوندی پر یعنی "تیز چانگی میں تعلیم ترقی کے لئے فی طن سنگ مرمر و دیگر معدنیات پر دس روپے یا فی روپک پر سور و پے تعلیمی میکس عالمہ کیا جائے۔ تاکہ ان جمع شدہ رقم سے صوبہ کے طلباء کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے تعلیمی اخراجات مہیا کئے جاسکیں، اکو قرارداد سے خارج کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر -

ترمیم ہے کہ: قرارداد کے آخوندی پر یعنی "تیز چانگی میں تعلیم ترقی کے لئے فی طن سنگ مرمر و دیگر معدنیات پر دس روپے یا فی روپک پر سور و پے تعلیمی میکس عالمہ کیا جائے۔ تاکہ ان جمع شدہ رقم سے صوبہ کے طلباء کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے تعلیمی اخراجات مہیا کئے جاسکیں۔ کو قرارداد سے خارج کیا جائے۔

(ترمیم منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر -

حاجی علیہ محمد نو تیزی صاحب کی قرارداد نمبر ۳، ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی اب سردار لواب خان تین صاحب اپنی قرارداد نمبر ۵ الیان میں پیش کریں۔

سردار نواب خان ترین -

خیاب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں یہ قرارداد ایوان میں پیش کرتا ہوں۔
خیاب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں یہ قرارداد ایوان میں پیش کرتا ہوں۔
کہ یہ ایوان نے صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے ضلع سبی میں
واقع شاہرگ معدن وسائل سے مالا مال ہے اور ایک بار و ناق
شہر کے علاوہ آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے بھی ایک مکمل تحصیل کی حیثیت
رکھتا ہے لہذا شاہرگ کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر -

قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان نے صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے
کہ ضلع سبی میں واقع شاہرگ معدن وسائل سے مالا مال ہے اور ایک بار و ناق
شہر کے علاوہ آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے بھی ایک مکمل تحصیل کی حیثیت
رکھتا ہے لہذا شاہرگ کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔
اپنی قرارداد کے بارے میں معزز رکن بولنا چاہتے ہیں لور فرمائیں۔

سردار نواب خان ترین -

خیاب اسپیکر! میری اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ ماں کے گونوں
کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے میانتے یہ قرارداد پیش کی ہے چونکہ ماں
کوئی کے ذخیرے میں ایکسٹرنٹ کی صورت میں وہاں انکو اسرائی کئے لئے لوگ آتے

یہی اسکے علاوہ موسم سرماں میں لوگ زیارت سے وہاں آ جاتے ہیں۔
جس کی وجہ سے رش ہو جاتا ہے اسے سننڈول کرنے کے لئے میں
سمحتا ہوں کہ شاہرگ کو تفصیل کا درجہ دیا جائے۔

میر عید البنی جمالی - (وزیر مال)

جناب اس پیکر! اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ تجویز بڑی
معقول ہے ہم اس پر ان شاراللہ غور کرہیں گے اس پر سوچ جو چار کمر نیجے
اور اس کے حق میں صحیح تفصیلہ ہو گا۔

وزیر مال! -

جناب اس پیکر! اس پر ہم نے کل بھی غور کیا معزز رکن بھی اس دوران
موجود تھے جہاں تک عوام کی تکلیف کا تعلق ہے تو یہ عوام ہمارے ہی ہی اور جہاں را
کام انکھی تکلیف کرنا ہے میں معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ نہ صرف یہاں
بلکہ جہاں کہیں بھی تفصیل مانگی گئی ہے یا اسکی فضورت ہے یہو تکہ بہت جگہوں پر
اور بھی مطالبے ہوئے ہیں۔ ہم ان شاراللہ ان سب کا کٹھا جائزہ لے رہے ہیں
اور مقادعہ میں یہ حکومت عوام کی بہتری کے لئے کام کریں گے۔ لہذا اپنی یقین
دھانی کی روشنی میں معزز رکن سے میں امید کروں گا کہ وہ اپنی قرارداد پر
زور بہیں دیں گے۔

مسٹر اسپیکر -

کیا محک اپنی قرار دار پر زور د دیا جائے میں ہے ؟

سردار نواب خاں ترین -

خاں پ اسپیکر ! چونکہ انہیں نے یقینی دھماکی اس معزز ایوان میں کمری ہے
اسکے میں اپنی قرار داد پر زور نہیں دیتا احمد اپنی قرار داد والپس لیتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر -

معزز کرن کو ایوان کی منظوری سے اپنی قرار داد والپس لئتے کی اجازت دی جاتی ہے
(محک تے قرار داد والپس لے لی)

مسٹر اسپیکر -

اب ملک گل زمان کا سی اپنی قرار داد بھر کے پیش کریں ۔

ملک گل زمان خان کا سی -

خاں پ اسپیکر ! آپ نے اجازت سے میں یہ قرار داد پیش کر رہوں

کو یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرہے تاہے کہ وہ ملک دشمن عناصر کافی حد تک قلع قمع کرنے میں صوبائی پولیس فرس اور بالخصوص آئی جی - ڈی آئی و چارہ بیخ اور ایس ایس پی کو کمپ بھو دیگر رفقا لے کار کی دن رات کوششوں اور کار کر دگی کو ضرایح ختنیں پیش کرے۔

مسٹر اسپیکر -

قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرہے تاہے کہ وہ ملک دشمن عناصر کافی حد تک قلع قمع کرنے میں صوبائی پولیس فرس اور بالخصوص آئی جی ڈی آئی بیخ اور ایس ایس پی کو کمپ بھو دیگر رفقا دکار کی دن رات کوششوں اور کار کر دگی کو ضرایح ختنیں پیش کرے۔

میر عبدالکریم تو شیروالی -

جناب اسپیکر صاحب! اگر مجھے اجازت ہوتی میں اس بارے میں کچھ یہ لئنا چاہوں گا۔

مسٹر اسپیکر -

پہلے حکم اپنے قرارداد پر اظہار خیال کریں اس کے بعد دوسرے غیر لوبل سکتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

ملک گل نرمان خان کا سی -

جناب والا ۱۹۸۷ سے تکمیلہ بحث ملک ہماری پولیس فورس نے جو کارنے والے سر انجام دیتے ہیں وہ روزانہ اخبارات میں صالحہ ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کئی عجموں کے درھا کے ہوئے اجس سے کافی جانینہ صالحہ ہو گیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ کئی عجموں کے درھا کے ہوئے اجس سے کافی جانینہ صالحہ ہو گیں۔ انہوں نے انھکے مختصر ادرا کو شش سے بھر موں کو پختہ اجسیہ ہے آپ لوگوں نے قیودی پر دیکھا ہو گا۔ اس کے علاوہ آج کے اخبار میں بھی یہ خبر ہے کہ انہوں نے چند ایسے مجرم پختے ہیں۔ اس سلسلہ میں اگرہ ایوان اس ایوان کے تو سطح سے ان کی تعریف کی جائے میں سمجھنا ہوں کہ کوئی بڑھا بات نہ ہوگی۔

مسیر عبد الکریم لوز شیر واقعی -

جناب اس پیکے اگر جناب پنجھے اس پرسوں لئے کی اجازت دیں تو میں بھی اس پر کچھ روشنی ڈالنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو میں ان آفسروں کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا جو اپنا فرض منصبی اچھی طرح سے ادا کر رہے ہیں اگر ہمارے بلوچستان کا ہر آفسیر اسی طرح جس طرح ہمارے پولیس کے آئی ڈی جی ڈی آئی جی اور ایس ایس پی اپنے فرانسیسی سر انجام دے رہے ہیں وہ بھاوندھی سے کام کریں اور ایس ایس پی اپنے فرانسیسی سر انجام دے رہے ہیں اس کی تکمیلہ بھاری پوری حادیت ان کے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں بہت ہی کم جبرا کم ہونگے ہماری پوری حادیت ان کے ساتھ میں یہ اور میں ان کو خرا جھ تین پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ میں یہ سچے ہے اور میں اس کو خرا جھ تین پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ میں یہ پولیس فورس سیویٹ اور دوسری فورسز کمرے ہی ہیں وہ تعریف کے قابل کے

اس کے ساتھ میں یہ بھی کہونگا کہ اگر اس خط کو ہم اپنا خط سمجھیں اس علاقے کو اپنا علاقہ سمجھیں اور اس صوبے کو اپنا مکھ سمجھیں تو میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں کہ انت الداد اس صوبے میں کوئی مجرم سرزد نہیں ہو گا۔ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ وہ کوئی پولیس کا ہاتھ طیا نہیں اور ان کا ہاتھ مفتوح رکھنے سے عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی ان سے تعاون کریں عوام کی مدد کے بغیر وہ کچھ نہیں کہ سکے۔ پولیس اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتی جب تک عوام کی تائید و حمایت اسے حاصل نہ ہو۔ اس طرح ہمیں چاہیے کہ ہمارے ایم پی اے صاحبات کو حاصل ہو۔ تعاون انہیں حاصل ہوئے نیشنل اسمبلی کے ممبر کا تعاون انہیں حاصل ہو۔ نیشنل اسمبلی کے ممبر کا تعاون انہیں حاصل ہو مثلاً کوئی مجرم بھاگ کر کسی ممبر یا شرفاء کے گھر جا کر رہتا ہے تو اس موقع پر ان کا فرض ہے کہ وہ پولیس کی مدد کریں اور ان سے تعاون کریں۔ جیسی چاہیے کہ ہم اپنے گھر بھی خود حفاظت کریں۔

وزیر اعلیٰ -

خاب والد جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس ہاؤس کی ایک اپنی روایت ہے جو اس قرارداد میں ہے اگرچہ اس قرارداد میں بڑا خلوص ہے جس کا میں شکریہ ادا کروں گا مگر یہ وہ قرارداد اسٹیبلی قواعد و انصیاط کا رکم مطابق پوری نہیں اترنی۔ اس کے ساتھ میں معزز محرک سے یہ کہونگا کہ وہ اس قرارداد پر زور نہ دیں اس کے متعلق میں اپنی بحث تقدیر یہ میتے تفصیلی طور پر تلاو نکال کر پولیس کی کیا کار کردگی رہی ہے اس یقین دھانی

کے بعد بھی امید ہے کہ محرک اپنی قرارداد پر زور نہیں دیں گے ۔ سیاہ پر ایک بات میں اور کہوں گا کہ اب یہ قرارداد ایوان میں پیش ہو گئا ہے جس سے پریس والوں کو اور پریس والوں کو ہاؤس کے خیالات معلوم ہو گئے ہیں جس کے بعد محرک اپنی خزینہ پر زور نہیں دیں گے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

— سیاہ محرک اپنی قرارداد پر زور نہیں دنیا چاہتے ہیں؟ ۔

ملک گل زمان خان کا سی ۔

جنابے والا باوزیر اعلیٰ صاحب کی یقین دھانی کے بعد کہ وہ اپنا بجٹ تقریر میں پولیس کی کارکردگی پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے ۔ مگر میں اپنی قرارداد واپس لیتا ہوں (ایوان کی اجازت سے قرارداد واپس لے لیں گے)

مسٹر اسپیکر ۔

اب میر فتح علی عمرانی اپنی قرارداد نمبر ۵۵ پیش کریں ۔

میر قفع علی عمرانی ۔

جنابے اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کر رہا تھا

ہوں کہ گزشتہ کئی سالوں سے حکومت کی طرف سے شائع تغیرات باد اور
ضلع پنجاب کو مفت ہوائی اسپرے (دواپاشی) کی سہولت حاصل تھی جس سے
فضلوں کو بیماری سے بچانا مقصود تھا اب سننے میں آیا ہے کہ حکومت
نے اس مراحت کو واپس لے لیا ہے جس کی وجہ سے چاول اور دوسرا
فضلوں کو ناقابل تلافی نفقات پہنچ رہا ہے چاول کی فصل تقریباً دو سال سے
بیماری کی زد میں ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ مذکورہ ہر دو افلاع وہ سابق کو وہ
مراحت دوبارہ مہیا کی جائیں تاکہ وہاں کی فضلوں کو تباہی سے بچایا جاسکے ہوئے
میں انہا سے کی تلت کو دور کیا جاسکے اور پہمانہ علاقوں کے زیندا روں کی حالت
بھی بتسر ہو سکے۔

دھڑا یہ الیان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع لغیرہ باد
اور ضلع پنجاب کے لئے ہوائی اسپرے (دواپاشی) کی مراحت کو دوبارہ کمال کیا
جائے۔

مسٹر ا پنکر -

قرارداد یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے حکومت کی طرف سے
ضلع لغیرہ باد اور ضلع پنجاب کو مفت ہوائی اسپرے (دواپاشی) کی سہولت
حاصل تھی جس سے فضلوں کو بیماری سے بچانا مقصود تھا اب سننے میں آیا ہے
کہ حکومت نے اس مراحت کو واپس لے لیا ہے جس کی وجہ سے چاول اور دوسرا
فضلوں کو ناقابل تلافی نفقات پہنچ رہا ہے چاول کی فصل تقریباً دو سال سے
بیماری کی زد میں ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ مذکورہ ہر دو افلاع وہ سابق مراحت

دو بارہ ہبھی کی جائیں تاکہ وہاں کی فضلوں کو تباہی سے بچایا جاسکے، صوبے میں اجنبی سرکاری قدرت کو دور کیا جاسکے اور پہاندہ علاقوں کے تمثیلاروں کی حالت بھی بتھر ہو سکے۔

لہذا - یہ ایران صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ فتح لقیم آباد اور ضلع کچھوکے لئے ہرانی اسپرے (دواپاشی) کی مراعات کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر -

اس قرارداد پر پہلے عمرک کو بدلتا چاہیے۔ اگر وہ بولنا چاہتے تو کوئی اور معزز نمبر بجلیں

مسیر تیجش خان کھوسہ -

خباب والا! وہاں کا علاقہ زر علی ہے بغیر اسپرے کئے وہاں پر فصل ہوتا ہے اسکے سے پہلے وہاں ہر سال اسپرے ہوتا تھا۔ چونکہ وہ بھان کا رہ ہوتا تھا۔ اب اکثریت کی حکومت ہے۔ لہذا میں یہ کہوں گا کہ اس قرارداد سے مجھے پورااتفاق ہے لہذا سے منظور کیا جائے۔ اور وہ اسپرے نہ لیا جائے۔

مسٹر قیال احمد کھوسہ -

خباں پر اسپیکر میں فتح علی علوفی کی پیش کردہ قرارداد کی حمایت

کرتا ہوں۔ جناب والا! جو اسپرے کے کرنے کے مراحت لفیر آبادا ور
پچی کو دیئے گئے رہتے۔ انہیں دوبارہ بحال کیا جائے گا۔ اور مجھے امید
ہے کہ یہ ایوان حکومت سے سفارش کہے گا۔ کہ اس پرانی اسپرے
کی مراحت کو بحال کیا جائے۔

ونہ یہ اعلیٰ -

جناب اپنیکرہ ایسی اہم قرارداد اس ایوان میں پیش کرنا بڑی خوشی
کی بات ہے اور یہ صاحب نے اس کی صفت کی ہے لیکن جناب والا! کل اس
قرارداد پر ہماری اکثریت کی جماعت نے پورا غور کیا ہے اس سلسلہ میں اہم
مقداد بار حکومت سے رجوع کرتے آئے ہیں۔ انہیں بھی یہ معلوم
ہے کہ یہ معاملہ مرکزی حکومت سے متعلق ہے اور میں انہیں یہ لقیتی
دلاتا ہوں کہ ہم اپنی طرف سے کسی تسمی کی کوتاری بی نہیں کر سیکھ ان کی خواہیات
کو میں مرکزی حکومت تک پہنچاؤں گا اور میں اپنے محرك بھائی سے یہ کہوں گا
کہ جسے فیصلہ ہوا ہے اس کے بعد اس قرارداد پر زور نہ دیں۔

مسئلہ اپنیکرہ -

کیا محرك اس قرارداد پر زور نہیں دینا چاہتے ہیں؟

میر فتح علی عمرانی -

جناب والا! چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دھانی کسادی ہے لہذا میں
اپنی قرارداد والیس لیتا ہوں۔

مسٹر پیکر -

کیا محکم کو وزیر اعلیٰ کی یقین دھانی کے بعد قرارداد والیس لینے کی اجازت
دی جائے۔ (ایوان کی اجازت سے قرارداد والیس لے لی گئی)

مسٹر پیکر -

ا ب میر پاکہ فاتح دو مکی اپنی قرارداد تحریر، ۵ پیش کریں۔

مسڑدار میر چاکر خان دو مکی -

جناب اس پیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ
یہ ایوان صوبائی حکومت سے سنفارش کرتا ہے چونکہ بوجپور کی
میں بلوچی اور پشتون کا شعبہ قائم ہے۔ لہذا سندھی زبان کا شعبہ کا
بھی قائم کیا جائے نیز بلوچی پشتون بڑا ہوئی اور سندھی زبانوں میں تقییم پکڑی
لکھ میک لازمی قرار دی جائے۔ یعنی بوجپور کی اکثریت آبادی کی پہلی روز

مرہ کی بولی جانے والی زبانیں ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کہتا ہے
چونکہ بلوچستان یونیورسٹی میں بلوچ اور پختو شعبہ قائم ہے ۔ لہذا سنندھی
زبان کا شعبہ بھی قائم کیا جائے تیز بیوچی پشتہ بر ابھوی اور سنندھی
زبان میں تقدیم پر انگریز سلطنتک لازمی قراردادی کیا جائے کیونکہ بلوچستان
کی اکثریت آبادی کی وجہ روز مرہ کی بولی جانے والی زبانیں ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

میر صاحب آپ اپنی قرارداد کے باعث میں کچھ فرمائیں گے ۔

سردار میر حاکم خان ڈومنگی ۔

لہا ب اسپیکر میں اس مفتر ایوان میں یہ قرارداد پیش کرتے ہوئے
امید کہتا ہوں کہ بلوچستان میں تعلیمی پسندگی کو ختم کرنے کے لئے بلوچی
پشتہ کے علاوہ سنندھی زبان کو بھی پر انگریز سلطنتک رایج کیا جائے گا ۔
اور بلوچستان یونیورسٹی میں اس کے لئے ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا جائے گا یہ
امید کہتا ہوں کہ یہ حکومت بلوچستان کے عوام کا دیرینہ مطالیب پورا کرنے میں مدد کرے

گی اور سندھی زبان میں پرائمیری سطح تک لازمی قرار دی جائے تاکہ
بومپستان کے پچھے شروع سے اس زبان کو سمجھ سکیں۔ اور کہا یہی
یونیورسٹی میں بھی بولوپی کے لئے ایک علیحدہ شعبہ قائم ہے تیز بولوچی پشتو
اور بولہوی سندھی زبان کو پرائمیری سطح تک ضرور لازمی قرار دیا جائے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی۔

جناب والا! میں یہ عرض کر دیکھا کہ اس وقت یہ زبان بومپستان کے دو
ڈو شیرنگوں میں سے ندھی بولی جائی ہے یہ ان کا حق ہے ان کی زبان اور
کچھ کو یہاں راجح کیا جائے۔

مسٹر احمد نواز بھٹکی

جناب والا! یہ قرارداد سندھی زبان کو راجح کرنے کے اراء میں
ہے یہ زبان شاہ عبدالطیف بھٹانی سرتاج اولیار کی اور سچل سرمست
کی زبان ہے یہ بہت اچھی اور میکھی زبان ہے سندھی ایک اور قدیم زبان
ہے جب ہمارے صوبے میں ایک غیر ملکی انگریزی زبان راجح ہے کہا ہے
اور تھہ یونیورسٹی میں بولوچی کاٹ بجھے قائم کیا جاسکتا ہے تو یہاں کیوں نہیں
سندھی زبان کو راجح کیا جاسکتا۔ یہاں اس کا شعبہ کیوں نہیں قائم کیا جاسکتا
سندھی زبان بومپستان کے کافی امتلاع میں بولی جاتی ہے سنہ جاتی ہے اور
سنہی جاتی ہے اور یہ بات بھٹکی ؟ ت ہے کہ ہمارے ہاؤس
کے قائد الحاج جام میر غلام قادر خاں بھٹکی سندھی زبان بولنے میں ماہر ہیں اور وہ
سندھی میں بہت اچھا تقریب کر سکتے ہیں یہ اس کو راجح کرنے میں ایک فہل

در اور بھروس وجوہ ہے جب ہمارے قائد ایوان کی یہ زبان ہے یقیناً یہ
قرار داد ہمارے صوبے کے عوام کا ترجیحی کرتی ہے اور اس بات کی عکاسی
کرتی ہے کہ ہمارے یہ سندھی زبان اپنی بولی اور سمجھتی جاتی ہے اس
کو مردی کرنے سے یقیناً مشتبہ نتائج برآمد ہونگے۔ جناب والا اس طرح
ہماری زبانیں بھما دوسروں صوبوں میں سے اہمیت حاصل کریں گی۔ میں اس قرار
داد کی پر زور حاصل کرنا ہوں اور تائید کرتے ہوئے اس باؤس سے اپنی کہتا
ہوں کہ اس قرار دار کو منظور کیا جائے۔ شکرہ یہ۔ (تالیف)

سردار بہادر خان بیگلرہنگی (وزیر خوارک)

جناب اس پیغمبر صاحب، میں اس قرار داد کی مخالفت کرتے ہوئے کچھ عرض کرنا
چاہتا ہوں سندھی زبان بلوچستان کے کمی علاقے میں بھی مکمل طور پر نہیں بولی
جاتی ہے البتہ بلوچستان کے کمی علاقوں میں سرائیکی زبان لطیور علاقائی ڈربان بولی
جاتی ہے وہاں پر علاقائی ڈربان سندھی نہیں ہے بلکہ سراۓیکی ہے۔ یہ سندھ
والوں کی زبان ہے اور سندھی نہ بان سندھ میں پوری طرح سے رائج
ہے اس کی وجہ پر تعلیم دی جاتی ہے۔ لہذا میں اس کی مخالفت کرتے
ہوئے فتح بجانب ہوں کہ اگر سندھی کی بجائے سراۓیکی ہوتی تو بھما درست
خواہ اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

حاجی ملک محمد یوسف اپنکرنگی

جناب اس پیغمبر صاحب میں آپ کی اجازت سے کچھ عرض کرہ دنگا پہلے بھی
یہ شکرہ اس اسپلی میں اٹھایا گیا تھا کہ سندھی زبان کو صوبے میں رائج کیا جائے

رہ یہ اور ٹوپہ ا سے وقت دیا جائے۔ ہمیں بھی سندھی زبان سے
محبت ہے اور ہمیں پنجابی سندھی سرائیکی سے بھی محبت ہے اور ہمیں تمام
زبانوں سے محبت ہے جب ایک زبان کامنکہ اٹھائیں گے تو دوسری
زبان کا ہو جائے گا۔ تو پھر وہ بھی کہیں گے کہ ہماری زبان کو صوبائی زبان
کا درجہ دیا جائے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اس کے متعلق میں
یہ بتاؤں کہ سبھی ڈھانڈر میں سندھی بھی بولتے ہیں لیکن وہاں بوجیا اور سرائیکی
کثرت سے بولی جاتی ہے وہاں پر صرف سندھی نہیں بولی جاتی ہے
میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں اور یہ دلیل پیش کرتا ہوں کہ وہاں
کی اصل زبان ہیں بوجی ہے یہاں کی زبان سرائیکی بھی ہے اور ہمارے
صوریے کی سب سے بڑی تباہی اور پشتہ میں اگر ہم دیکھیں کہ کیا سندھ
میں اردو اگر بھی نہیں اور سندھی کے ساتھ پشتہ اور بوجی کو بھی
مقابلی زبان قرار دیا جا رہا ہے کیا پنجاب میں بوجی زبان کو مقامی نہ بانے
قرار دیا جا رہا ہے جبکہ پنجاپ میں بوجی کافی نہیں۔ کیا سرحد میں یہ زبانیں
راجع کی جا رہی ہے یہ زبانوں کا مسئلہ ہمارے لئے مشکلا تھا پیدا کر دیکھا
میری یہ تجویز ہے کہ اس قرارداد کو منظر نہ کیا جائے۔

مسروار شماری -

جانب اسیکی میں بھی اس قرارداد کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں یہ درست
ہے کہ یہاں پر سندھی تہ بان بولی جاتی ہے اور بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں
مگر سوال یہ ہے کہ اگر ہم اس کو پرانی سلطنت کا راجع کر دیں اور لازمی
کر دیں تو اور کھاتر بانیں ہی ان کا کیا بننے گا ہمارے معزز ممبران جانتے ہیں

پہلے بھی تعلیم پر کافی دباؤ ہی معيار بلند تھیں ہو رہا ہے اور انگریز نے جنی کو لازمی
قرار دیں تقریر دوسری دبانگوں کے۔ توہ بہت بڑا ظلم ہو گا اس لئے میں ذخواست
کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منفوہ نہ کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر - اس قرارداد کے باعث میں قائدِ ایوان صاحب ہے کیا
فرماتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ -

جناب والا! اس قرارداد کی حمایت کر رہا ہوں لیکن اس کے باعث میں کافی
باہمی ہوئی ہیں جیسا کہ کمپریٹر نے بھی اس قرارداد پر اپنے خیالات کا اظہار کیا
ہے اور معزز میران نے میری مادری تہذیب کے متعلق بھی کہا ہے واقعی میری مادری
زبان سندھی ہے لیکن قومی مقاد سے ذاتی مقاد نہ یادہ اہمیت نہیں رکھتا
ہے اور یہ ایسے تقاضے ہیں کہ قومی مقاد اس سے نہ یادہ اہمیت رکھتا ہے ہم نے
قومی مقاد کوہ ہمیشہ پیش نظر رکھا ہے جب ہم سپلی اسیبلی میں تھے جس میں بلوچستان اور پختون
میر تھے جب گذشتہ اسیبلی میں نیشنل عوامی پارٹی کی حکومت تھی اس نے بھی اردو
کو صوبائی زبان کا درجہ دیا تھا حالانکہ یہاں پر بہت سی تربانیں بولی جاتی ہیں پشتہ
بھی ہے بلوچی بھی ہے بروچی بھی ہے لیکن انہوں نے متفقہ طور پر اردو زبان کو قومی
زبان قرار دیا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاہدہ پڑھی ہی اسیبلی میں حل ہو چکا ہے
اور اس تحریک کے حمر جب کا پہلے تعلق اس پارٹی سے تھا اٹھوئے ہی اس کی
حمایت کی ہوگی۔ جناب والا! اس قرارداد پر عمل کیا جائے تو اسکو لوں میں تعلیم
کا طحہ اپنے بالکل تبدیل ہو جائے گا اور اس کے بعد کے نتائج اُپ کے سامنے ہیں

تمہم بعد میں وقت کے ساتھ ساتھ اس پیز پر عذر کیا جاسکتا ہے اور یہ لازمی بات نہیں ہے ضرور اس وقت ہو بعد میں اس کو دیکھا جائے گا۔ اس لئے میں اس وقت اس قرارداد کی حایت نہیں کر سکتا ہوں اور عرض کرتا ہو گیا ہاوس اس قرارداد کو منفور نہ کرے۔ پہلے سے ماشا اللہ تعلیم کا معیار آپکے ساتھ ہے میں اس کو گھراڑیں کروں گا کہ وقت کا تلقان ہے اتنے بالقوں کے بعد یہ ایسی بالقوں پر عذر کیا جاسکتا ہے یا ای مسئلہ نہیں ہے میں فی الحال اس قرارداد کی حایت نہیں کر سکتا بھی امید ہے کہ ایوان اس قرارداد کو رد کر دیگا۔ شکریہ۔

سردار میر حاکم خان دومنی۔

جناب والا! چام صاحب نے فرمایا کہ نیپ سے میر تعلق تھا۔ جناب والا! میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں پہلے بھی آزاد تھا اور اب بھی آزاد ہوں۔ میر کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہ پہلے تھا اور نہ دا ب ہے۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا! کسی سیاسی جماعت میں شامل ہونا بیری بات نہیں ہے بلکہ سیاسی پارٹی میں شامل ہونا چاہیے۔ آپ کی اکثر تی پارٹی نے ہمارہ وزراء بانے کو صوبہ بلوچستان کی سرکاری زبان قرار دیا تھا۔ (تالیف)

مسٹر اسپنکس۔

کیا محرک اپنی قرارداد پر زور دینا چاہیے تھے میں؟

سردار میر چاکر خان طومانی -

جناب اسپیکر! میں نے پہلے بھی ایسی ایک قرارداد ایوان میں پیش کی تھی اور حامی صاحب نے دعوہ فرمایا تو اس کو شکنڈ کر دیا گے کہ رٹیویا درستی طور پر سندھی زبان کو وقت دیا جائے۔ لیکن ابھی تک وقت نہیں دیا گیا۔ جناب والا۔ میں چاہتا ہوں میر ہماں اس قرارداد پر دوستگ ہو جائے تو بتہ رہے ہے تاکہ شف شف کی بجائے شفتاں ہو جائے۔

مسٹر اسپیکر -

سوال یہ ہے کہ سردار میر چاکر خان طومانی کی قرارداد نمبر ۵ کو منظور کیا جائے۔
(اکثریت سے قرارداد نام منظور ہو گئی)

مسٹر اسپیکر -

اسکے بعد اب میر عبدالکریم نو شیرزادی صاحب اپنی قرارداد نمبر ۸ ایوان میں پیش کریں۔

میر عبدالکریم نو شیرزادی -

جناب اسپیکر صاحب! چونکو مستردگ وغیرہ سے بھی دیگر ایم پی ۱ سے صاحبان بھی یہی لہذا ہم سب باہمی صلاح و مشروہ کے بعد کس نتیجہ پر منصبیں گے لہذا میں اب اپنی قرارداد پیش نہیں کرنا چاہتا اور اسکو آئندہ اعلان کے لئے رکھتا ہوں۔ شکریہ۔
(قرارداد پیش نہیں کی گئی)

مطہر اسپیکر -

میں ایمان کے تمام مختزارات اکین سے عرض کردہ فنگا کہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے تحت اگر کوئی ترمیم کرنے مقصود ہوتا اس بارے میں اسمبلی کو پہلے مطلع کیا جاتا ہے جیسا کہ قراردادوں میں ترمیم کا تعلق ہے تو اکثر میران اور ہر چیز ترے میں کافر طبیعیت میں چیزیں جیکہ بولنے کے تحت ترمیم کافر طبیعی دو دن پہلے دیا جاتا ہے لیکن اسپیکر اپنے اختیارات کے تحت اسکا اجازت دے سکتا ہے تاہم میراث نامہ ایمان کو پاہیزہ کر دو دن پہلے اپنی ترمیم کافر طبیعی اسمبلی سکریٹریٹ میں دینا کہ تمام دیگر میران کو اس ترمیم کے بارے میں مطلع کیا جاسکے۔ لہذا آپ حضرات کو چاہیے کہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کو کوہ پورا سمجھیں اور اس کے بعد اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیں۔ شکریہ۔

چونکہ اب اسمبلی کے ساتھ منہ زد کارروائی نہیں ہے لہذا ایک ایسا موضع جو جون ۱۹۸۷ء رشتہ ام چھ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(دوپہر بارہ بجکہ دس منٹ پر اسمبلی کا ایک ایسا مورخ

جتنی کی شام چھ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔